بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ مِنَ البیان لَسِحراً

اجمل البیان
فی مناقب
امام خراسان

از رشحات قلم:
قدوۃ المشائخ پیر طریقت، رہبر شریعت
علامہ مولانا
الفقیر جمال الدین سیفی المعروف اجمل سائیں
نقشبندی چشتی قادری سہروردی (نور اللہ مرقدہ)

زیر سر پرستی و نظرِ ثانی:
مرشدنا و مولانا و قدوتنا پیر طریقت و رہبر شریعت
شیخ الحدیث و التفسیر مرشدی و مولائی حضرت جناب
مفتی احمد سعید السیفی المعروف
یار جان صاحب مبارک
حفظہ اللہ و مدظلہ العالی

مکتبۂ سیفیہ
بمقام مرکزی آستانۂ عالیہ سیفیہ
فقیر آباد شریف، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ مِنَ البیان لَسِحراً ○

اجمل البیان
في مناقب
امام خراسان

از رشحات قلم:

قدوۃ المشائخ پیر طریقت، رہبر شریعت

علامہ مولانا

الفقیر جمال الدین سیفی المعروف اجمل سائیں

نقشبندی چشتی قادری سہروردی (نور اللہ مرقدہ)

زیر سرپرستی و نظرِ ثانی:

مرشدنا و مولانا و قدوتنا پیر طریقت و رہبر شریعت

شیخ الحدیث و التفسیر مرشدی و مولائی حضرت جناب

مفتی احمد سعید السیفی المعروف یار جان صاحب مبارک

حفظہ اللہ و مدظلہٗ العالی

مکتبۂ سیفیہ

بمقام مرکزی آستانۂ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف، لاہور

نام کتاب: اجمل البیان فی مناقب امام خراسان
مرتب:
ناشر: مکتبۂ سیفیہ بمقام مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف، لاہور
مطبع: سندھیکا اکیڈمی، کراچی
اشاعت اول: ۲۰۱۸ء/۱۴۴۰ھ
فون: 021-32737290
تعداد: ۱۰۰۰
ہدیہ:

ملنے کا پتہ

مکتبۂ سیفیہ بمقام مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف، لاہور
فون:
آستانہ عالیہ چشمۂ انوار سیفیہ، گہرام شریف، سندھ
سیف سپر مارٹ شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، سندھ
فیض محمد سیفی، گمبٹ، فضل رسول جنرل اسٹور گمبٹ، سندھ

انتساب

کتاب ہٰذا کا انتساب لاجواب

بخدمتِ اقدس

سالارِ سلسلہ عالیہ سیفیہ مجددِ دوران، امامِ عصر حاضر، فائز بر مقام

عبدیت و صدیقیت، منبع رشد و ہدایت، پیکر اخلاص و محبت

شہنشاہِ تصوف و سلوک، شیخ المشائخ

حضرت علامہ و مولانا مرشدنا

ابو حبیب اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن شاہِ خراسان

پیرِ ارچی مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ونور اللہ مرقدہٗ

وَ

جانشین امامِ خراسان منبع فیوض وبرکات

پیرِ طریقت، رہبر شریعت، زینت المشائخ مرشدنا حضرت قبلہ

محمّد سعید المعروف حیدری صاحب مبارک اطال اللہ حیاتہٗ وزید مجدہٗ

وَ

تمام صاحبزدگان امامِ خراسان وجملہ خانوادہ عالیہ سیفیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰٓ اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰٓ اِبرَاھِیمَ وَ عَلیٰ
اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ

****

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلیٰٓ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰٓ اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰٓ اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ
اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اَلۡحَمۡدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ اَمَّا بَعۡدُ!

راہِ طریقت کے سالکین کیلئے پہلی سیڑھی پہلا قدم فنا فی الشیخ ہے اگر یہ مقام اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے کسی خوش نصیب کو حاصل ہو جائے تو بقیہ مقامات کے حصول میں آسانی مل جاتی ہے۔

امام ربّانی مجدد الف ثانیؒ اپنے رسالہ "مبدا و معاد" میں ذکر فرماتے ہیں کہ ایک سالک کیلئے اس راہ کے حصول میں سب سے پہلا قدم اُن کا مرشد ہوتا ہے اور مکتوب نمبر 292 میں فرماتے ہیں کہ سالک فقہ کو اپنے مرشد کے عمل سے سیکھے یعنی کمالِ اتباع شیخ سے اُسے مراتب قربِ الٰہی میں اور دین و شریعت کے احکام کے بجا آوری میں اپنے شیخ کی اتباع اور متابعت لازمی ہے۔

بلکہ آپؒ فرماتے ہیں مبتدی سالک کیلئے بسا اوقات ذکر سے بھی رابطہ شیخ افضل ہوتا ہے رابطہ شیخ کے فوائد کسی سے ڈھکے چھپے نہیں لیکن اقسام مختلف ہیں رابطہ شیخ میں کوئی شیخ کے چہرے کا تصور کرتا ہے، کوئی آپ سے وابستہ کسی بھی چیز کا حتیٰ کہ کچھ سالکین طریقت مرشد کے جوتوں کا تصور کرکے روحانی فیض پاتے ہیں لیکن حضور امام خراسانیؒ فرماتے تھے کہ میں نے میرے مرشد نے اور میرے مرشد کے مرشد نے اِس رابطہ شیخ کے بجائے محبت شیخ کو مندرج کیا ہے جب آپ کو شیخ سے محبت ہو جائے تو پھر آپ کے خیال و وہم میں کوئی اور نہیں آسکتا ماسوائے شیخ کے پھر چہرہ بھی یار کا انداز بھی یار کا گفتار و رفتار بھی یار کا باتیں سناؤ گے تو یار ہی کی باتیں کوئی چیز اچھی لگے تو اُسے اپنے محبوب کے لیے حاصل کرنے کی خواہش بار بار ملاقات کی شوق۔ گرمی و سردی کی کوئی پرواہ نہ ہو بس کوچۂ یار کے پھیرے اپنا تن من دھن سب محبوب پر لٹانے کی

آرزو کیونکہ العشق نارٌ فی القلب یحرق ماسوی المحبوب "عشق وہ آگ ہے جو دلوں میں بھڑک اٹھتی ہے اور محبوب کے سوا سب کچھ کو جلا ڈالتی ہے۔"

اسی کو محبت شیخ کا نام دیا ہے اور جب کسی کو اپنے شیخ سے یوں محبت ہو جائے تو پھر وہ شیخ کے کمالات سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ جتنا زیادہ محبت و اتباع ہو اُتنا ہی سالک مرشد کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اور شیخ کے کمالات سے مستفید ہوتا ہے۔ لیکن شیخ کون ہو؟ شیخ وہ کہ اُسے دیکھے تو اللہ ج یاد آجائے شیخ وہ جو شریعت و طریقت کے آفتاب ہو شیخ وہ جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ ہو ظاہراً و باطناً حضور کے عشق و محبت و اتباع کا چلتا پھرتا نمونہ ہو اور ایسا شیخ مجدِّد دوران محبوبِ سبحان امامِ خراسان اخندزادہ فقیر سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارکؒ کے ذات گرامی تھے۔ یہ وہ شیخ کامل ہے کہ جس سے محبت ہو جائے تو اُس پر اسرار و دقائق کے دروازے کھل جاتے ہیں، کہ جس کے اتباع سے اتباع مصطفیٰ ﷺ مل جاتی ہے کہ جس کے دیکھنے سے بندے کو اللہ یاد آجاتا ہے۔

سبحان اللہ! حضرت مولانا سائیں جمال الدین "اجمل" نے اللہ تعالیٰ کے اِس محبوب کو دیکھا تو پھر وہ بے تاب ہوئے، تڑپ گئے، اُس چہرے کے خدوخال کی تعریف کرنے لگے، اُس کے انداز، اُس کی گفتار، اُس کے علوم و معارف، اُس کے انوار کے شعشاع اُس کے زورِ توجہ، اس کے باطنی کمالات کی تعریف کرنے لگے چونکہ محبت بے مثل تھی اپنے شیخ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے کمالات سے بھی بہرہ مند فرمایا۔

اپنے مرشد گرامی کے بارگاہ میں طویل مسافت طے کرتے، نہ گرمی کو دیکھتے نہ سردی کو بس ایک ہی دھن سوار تھی کہ مرشد کے دیدار کیلئے جارہا ہوں۔ عام لوگوں کو کہتے ہوتے کہ ایک بار میرے یوسف کو دیکھ کے آؤ پھر دیکھو مصر کے عورتوں نے ہاتھ کاٹ دیئے تم اپنے دِلوں کو کاٹ دوگے۔ قرض لے کے بھی اپنے مرشد کے بارگاہ میں حاضر ہوتے۔

جب مرشد گرامی کے انداز و بیان کو دیکھتے تو بے اختیار قلم ہاتھ میں آتا اور وہ دُرِّ بے بہا لکھتے کہ شعراء و صاحبِ بیاں حیرت کی نگاہ سے دیکھتے پھر فرماتے کہ یہ بھی میرے مرشد کا

کرامت ہے کہ اِس ناچیز کو اتنا قابل بنادیا ہے۔

آپ کے ہر کلام کو پڑھتے سنتے ایک کیف طاری ہوتا ہے کیونکہ مرشد کی محبت میں لکھتے ہوئے کلام میں لذّت و ذوق بڑھ جاتا ہے تو کلام اور حسین ہو جاتا ہے۔

قارئینِ گرامی، یہ جو رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے سائیں اجمل کے اپنے مرشد سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے، آپ ایک ایک شعر کو پڑھتے جائیں تو آپ پر آشکار ہو گا کہ جو اپنے مرشد سے محبت کرتا ہو تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے کلام میں کتنا تاثیر ڈالتا ہے۔

مرشد گرامی کے ہر انداز کو ایسے دلکش الفاظ میں بیان کیا ہے کہ سننے والے شوق سے جھوم اٹھتے ہیں عربی و فارسی و اردو کے کلام کو حسین انداز میں یکجا کر کے گویا ایک گلدستہ بنایا ہے جس سے مرشد کی محبت کی خوشبو چاروں طرف پھیل رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ سائیں اجملؒ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے آپ کی محبتِ شیخ کے طفیل ہمیں بھی محبتِ شیخ کامل عطا فرمائے اور آپ کے مریدین و متوسلین و محبین کو اللہ تعالیٰ اپنا وصل و قرب عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

احقر احمد سعید السیفی المعروف یار جان

مرکزی آستانہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ فقیر آباد شریف لاہور

شاعر کا تعارف

حامداً مصلیاً:

واضح باد کہ یہ فارسی مناقب کا مجموعہ بعنوان "اجمل البیان فی مناقب امامِ خُراسان" جس عظیم شخصیت کا سرمایۂ عشق ہے، اس کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

اسمِ گرامی حضرت علامہ مولوی جمال الدین بن علی بخش تخلص "اجمل" ساکن در قریہ گہرام تحصیل گمبٹ، ضلع خیرپور (میرس) صوبہ سندھ پاکستان ہے۔ بچپن سے ہی محبت و معرفت الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ کے پیکر تھے حدیث و تفسیر کا ظاہری علم مکمل کرنے کے بعد علمِ باطن اور روحانیت کی تلاش میں اپنی سکونت کے قریبی شہر لاڑکانہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ آستانہ عالیہ رحمت پور شریف کے والی حضرت خواجہ محمد خلیل الرحمٰن غفاری نقشبندی سے بیعت کی اور سلسلہ نقشبندیہ کے پانچ اسباق مکمل کئے تو آپ کے مرشد گرامی کا وصال پاک ہوگیا۔ اس کے بعد آپ نے ایک طویل عرصہ تک تجدید بیعت نہیں کی پھر آپ حج پر تشریف لے جارہے تھے تو گھر سے نکلتے وقت اللہ پاک سے دعا مانگی کہ یا اللہ اس بابرکت سفر میں کوئی ایسا مردِ کامل ملا جو میرے اس روحانی سفر کو مکمل فرمائے۔ مدینہ منورہ کے پاک حرم آقائے دو عالم ﷺ کے حضور پاک میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آپ سے ملا اور عشقِ رسول ﷺ کی باتیں شروع کیں تو آپ نے ان سے پوچھا کہ آپ کس سے بیعت ہیں انہوں نے جواب دیا میں شہداد کوٹ سندھ کے ایک بزرگ حضرت علامہ غلام صدیق نقشبندی سیفی سے بیعت ہوں وہ حال ہی میں پشاور کے ایک شہر پاڑہ کے علاقے میں مجدد دوران امامِ خراسان حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالیہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت حاصل کر کے آئے ہیں۔ بس آپ کی دعا قبول ہوئی مدینہ منورہ آقائے دو جہاں ﷺ سے آپ کو نام

عطا ہوا اور واپس آکر آپ نے تلاش شروع کی اور باڑہ شریف پہنچ کر مجددِ دوران امامِ خُراسان حضرت آخندزادہ پیر سیف الرّحمٰن پیر ارچی مبارک سے بیعت فرمائی اور مرشد کریم نے پہلی ہی محفل میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مکمل عطا فرمایا اور مبارک علیہ الرحمۃ نے اجمل صاحب کو فرمایا کہ آپ جب ہمارے پاس آئے تو ہمیں مدینہ منورّہ سے اشارہ ہوا تھا۔ تقریباً آٹھ یا نو ماہ کے قلیل عرصہ میں آپ کو چاروں سلاسل اور خلافت مطلق عطا فرمائی۔

آپ صاحب موصوف چونکہ سندھی تھے لیکن ایک اعلیٰ پائے کے عالم اور بہت بڑے فارسی دان تھے اور اپنے مرشد کریم کی ذات اقدس میں اس قدر فنا اور محو تھے کہ باڑہ کا سفر ہو اور ساٹھ برس کا ضعیف العمر شخص ہو اور ہر ماہ باقاعدگی سے بلاناغہ سلوک کے اصول کے مطابق اپنے مرشد کریم کے حضور میں حاضر ہوتے کبھی کبھی تو ایک ماہ میں دو بار بھی حاضری کے لیے باڑہ شریف پہنچتے اور ہر دفعہ اپنے مرشد کریم کے شان اقدس میں ایک نئی فارسی منقبت تیار کرکے جاتے تھے اور مرشد کریم کی نوازش یہ تھی کہ آپ پوچھنا فرماتے تھے کہ "مولوی صاحب منقبت لائے ہو؟"

صاحبِ موصوف کی ان فارسی مناقب کا مجموعہ جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے ان کا اپنے مرشد کریم سے عشق اور خلوص کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

صاحبِ موصوف ایک بہترین شاعر تھے، اس مجموعے کے علاوہ ان کی چار اور شاعری کی کتابیں چھپ کر منظر عام پر آئیں ہیں جن کا مختصر تعارف اس طرح ہے:

1. الریاض الاجمل:

سندھی اور اردو حمد، نعت، مناجات، مناقب، استغاثہ، نصیحت، سی (۳۰) حرفی اور کافی ان سب صنفوں کا ایک نایاب گلدستہ ہے جس میں معرفت الٰہی، تصوف، عشقِ رسول عجز و گریہ بلاحد ملاحظہ فرمائینگے۔

2. اجمل الوردۃ شرح قصیدۃ البردۃ:

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور قصیدہ "قصیدۃ البردۃ" کی سندھی منظوم

ترجمہ و تشریح بہترین شاعری میں مرتب یہ کتاب بھی منظر عام پر ہے۔

3. اجمل اللبیان شرح قصیدۃ النعمان:

حضرت نعمان بن ثابت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ ”قصیدۃ النعمان“ کی سندھی منظوم ترجمہ و تشریح کا یہ نایاب کتاب بھی چھپ کر منظر عام پر ہے۔ اور سندھی زبان والوں کے لیے ایک بے بہا خزانہ ہے۔

4. تحفۃ الاجمل:

اجمل صاحب کے اس کتاب میں متفرقہ مضمونات، پر سندھی اشعار لکھے گئے ہیں جس میں روضۂ رسول ﷺ کے اندر اور باہر دیوار پُر انوار پر عربی میں اشعار ہیں ان کی سندھی میں تشریح، صلاۃ شریف کی فضیلت کے بارے میں عربی کے چند اشعار کی سندھی شعروں میں تشریح، اس کے علاوہ عشقِ رسول ﷺ پر مبنی بہت سے موضوعات کو سندھی اشعار میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب سندھی زبان والوں کے لیے اجمل سائیں کی طرف سے ایک عظیم احسان ہے۔

5. فارسی مناقب کا مجموعہ ”اجمل البیان فی مناقب امامِ خراسان“

یہ انمول تحفہ صاحب موصوف جناب حضرت جمال الدین اجمل صاحب نے مرشد کریم کی تعریف اور توصیف میں مرتب کیا ہے۔ ان فارسی مناقب کو پڑھنے کے بعد ایک تو سالک اپنے پیر سے محبت کرنے کا انداز معلوم ہو سکتا ہے اور دوسرا یہ مناقب اجمل صاحب کے علم فہم صنف شاعری اور فارسی زبان پر عبور کا ایک لازوال مثال ہے۔ اپنے مرشد گرامی کے وصال کے بعد آپ نے حضرت مبارکؒ کے صاحبزادہ پیرِ طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد سعید المعروف یار جان صاحب مبارک سے تجدیدِ بیعت فرمائی۔ یہ تجدید بیعت حضرت مبارکؒ کے حسب امر تھی آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری ظاہری جدائی کے بعد آپ کے مرشد ہمارے یہ صاحبزادہ ہیں جسے ہم اپنا یار کہتے ہیں۔ حضرت علامہ جمال الدین اجمل کا وصال مبارک اپنے پیر و مرشد حضرت مبارک علیہ الرحمۃ کے وصال مبارک کے کچھ عرصہ بعد ہوا۔

دعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس عظیم ہستی اور عاشقِ امامِ خُراسان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے ان کے روح پر اور مزارِ اقدس پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے عشق کے صدقہ میں ہمیں بھی اپنے پیر و مرشد سے سچی اور خالص محبت عطا فرمائے۔ آمین

*****

حمد و صلوٰۃ

اما بعد!

واضح باد کہ ایں مناقب فارسی مسمیٰ بہ اجمل البیان فی مناقبِ امامِ خراسان کہ از رشحات قلم شخصیت عظیم است کہ خود شان سرمایۂ عِشق و مستی بودہ تعارف مختصر شان پیشِ خدمت است اسم گرامی شان حضرت علامہ مولوی جمال الدین بن علی بخش و تخلص "اجمل" ساکن یکے از قریہ ہائے گمبٹ خیرپور میرس صوبہ سندھ پاکستان بہ نام گہرام باشد۔ از سنِ طفولیت پیکرِ عشق و محبت الٰہی بود و از محبت و عشق و اطاعت رسول اللہ ﷺ بہرۂ عظیم داشتند۔

بعد از تکمیل مراحل علوم نقلیہ و عقلیہ، و حدیث و تفسیر در جستجو و تلاش علمِ باطن و اصلاح احوال سرگردان بود و تلاش می نمود تا آنکہ بالآخر بہ یکے از مشائخ طریقۂ عالیہ نقشبندیہ کہ اسم گرامی شان حضرت خواجہ محمد خلیل الرحمٰن بودہ و در یکے از شہر سندھ لاڑکانہ کہ مسند نشین آستانہ عالیہ رحمت پور شریف بود واصل گردید و اسباق سلسلہ عالیہ نقشبندیہ را تا بہ تمام لطائف عالمِ امر در خدمت شان کار کرد بقضا الٰہی مرشد گرامی از دار فنا بہ دار بقا ارتحال نمود و تا مدّتِ مدید با ہیچ یکے از مشائخ اکتساب و تجدید بیعت نہ نمود۔

بعد از مدت بہ حج بیت اللہ شریف بردند وقتے کہ از خانۂ خویش عازم سفر می شدند بہ بارگاہِ الٰہی دعا نمود کہ اے بار الٰہا در ہمیں سفر باسعادت با یکے از مردان خدا ملاقی نمائی تا کہ سفر روحانی را بہ آن مردِ کامل تمام بنمایم۔

دعایش قبول شد روزے در حرم پاک رسول اللہ ﷺ نشستہ بود کہ فردے ملاقی شد و گفتگوئے را بہ ہمراہ فقیر شروع نمود

آن فرد را پرسید کہ شما مرید کیستی یعنی بیعت بہ دست کی نمودہ اید، جواب دارند کہ من
مرید شیخ ہستم کہ بہ اسم حضرت غلام صدیق در شہر شہداد کوٹ سندھ سکونت پذیر است و
من از حضرت شیخ المشائخ مجدّدِ دوران حضرت اخندزادہ فقیر سیف الرحمٰن کہ مسکونۂ از مضافات
پشاور بہ علاقہ باڑہ می باشد بہ دست آں بزرگوار بیعت و اذن و خلافت راز آں جناب گرفتہ است
پس قبولیت دعائے شان شد و اشارہ و راہنمائی از بارگاہ مقدس حضرت رسولِ اکرم ﷺ برائے
شان عطا گردید

بعد از سفر مقدس بہ وطن مالوف خویش تلاش و جستجوئے آن شیخ وقت نمودہ بالآخر بہ بارگاہ
عالیہ حضرت مجدّد دوران بہ علاقہ باڑہ رسید و از آن جناب بیعت نمود۔ حضرت مبارک صاحب در
اوّلین محفل جناب شان را در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ خلافت عطا فرمودند

در اولین ملاقات حضرت مجدّد دوران بہ جناب ایشاں فرمودہ کہ وقتے کہ شما بہ صحبتِ من
آمدی از آمد شما مارا از مدینہ منورہ اشارہ شدہ بود در مدت ہشت یا نو ماہ در سلاسل اربعہ خلافت
اجازت عطا نمودہ بہ مسند شیخیت اذن فرمودند جناب ایشاں اگرچہ سندھی بود و تکلّم و زبانِ مادری
شان ہم سندھی بودہ لیکن یک بلند پایہ عالم و فارسی دان نیز بودہ در ذات والائے مرشد گرامی
تام و خاص داشتند حتیٰ کہ سفر طویل و دشوار و عمر شان قریباً شصت سال و بیماری گوناگون داشتند
لیکن بہ این ھمہ ھمیشہ در ماہ یک بار خدمت شیخ اقدس شان حاضر می شدند و حتیٰ بعضے اوقات در ماہ
دو مرتبہ نیز سفر طویل را طئے کردہ بدیدار و ملاقات مرشد مشرف می شدند و از فیوضات و برکات
مرشد مستفید می شدند و اسرار رموز سلوک را استفادہ می نمود۔ و در ہر سفرے کہ حاضر خدمت
می شد ہارے در یکے از منقبت ہا را در تعریف و توصیف شیخ کامل و مرشد اکمل را بزبان فارسی تیار
کردہ بخدمت پیر بزرگوار شان حاضر می نمودند

و در ہر ملاقات حضرت اقدس می پرسید مولوی صاحب منقبت را تیار کردہ ای؟ ہمیں مجموعہ
گرامی کہ بدست شما است آں مناقب فارسی می باشد کہ حضرت موصوف از محبت و عشق و خلوص
مرشد گرامی و لولۂ عشق و طنطنۂ محبت را اظہار می فرمائید

صاحب موصوف یک شاعر بہترین و ادیب لاثانی بوده، علاوه ازیں مجموعه چہار عدد دیگر مجموعات نیز دارند

1. الریاض الاجمل:

به زبان سندھی مجموعه حمد و نعت، مناجات و مناقب، استغاثه و نصیحت سی (۳۰) حرفی و کافی یک گلدستهٔ نایاب می باشد که حامل معرفت الٰہی و ذریعهٔ عشق رسول ﷺ و وسیله عجز و گریه و زاری است

2. اجمل الوردة شرح قصیدة البردة:

مشہور و معروف قصیده مبارکه حضرت امام بوصیریؒ را به زبان سندھی به طرز منظوم ترجمه نموده و شرح قصیده برده را به زبان سندھی به نمط شعر تشریح نموده به اہل سندھ احسان فرموده اند۔

3. اجمل اللبیان شرح قصیدة النعمان:

به لسان سندھی آسان منظوم شرح قصیده حضرت امامنا الاعظم ابو حنیفهؒ برائے اھل علم و دانش یک خزانه بے بہا عطا فرموده۔

4. تحفة الاجمل:

در ایں مجموعه مختلف منظوم اشعار می باشند و خاص الخاص شرح آں اشعار که به دیوار و آستانه روضهٔ رسول الله ﷺ به زبان عربی نوشته است آن اشعار را به طریق منظوم به لسان سندھی ترجمه نموده تحریر کرده است و در فضیلت درود شریف چند اشعار که زبان عربی بوده آں اشعار را به زبان سندھی منظوم ترجمه نموده

علاوه ازیں موضوعات که حامل عشق و محبت رسول الله ﷺ، بودند به زبان سندھی ترجمه و تشریح نموده به منظوم طرز به اہل زبان سندھ احسان نموده اند

5. اجمل البیان فی مناقب امامِ خراسان

مجموعه که زیر مطالعه شما است یکے از مناقب فارسی حضرت مولانا جمال الدّین اجمل می باشد که حامل تعریف و توصیف مرشد گرامی می باشد این منظوم مناقب را که ہر یکے از سالکین راه

طریقت ملاحظہ می نماید فی البدیہہ در قلب و دماغش محبت و مؤدت شیخ و مجدّدِ دوران مؤجزن می شود و دوم اینکہ این منظوم مناقب دلیل است بہ این کہ حضرت "اجمل" عبور بہ زبان فارسی و ایضاً شاعر نکتہ دان بودہ کہ دلیلش این اشعار و منقبت می باشند

وقتے در آستانہ مبارکہ باڑہ شریف در خدمت شیخ مبارک حاضر بودند حضرت مبارک صاحب آن جناب را بہ توجہات خاصہ می نوازید کہ دریں اثنا از بارگاہ عالی شان استفسار نمودند کہ قربان اگر فراق شود و شما بہ حیاتِ ظاہری نہ باشد این فقیر رجوع بکدام فرد کند، حضرت مرشد گرامی ارشاد فرمود کہ این فرزند من کہ اسم شان احمد سعید و من برایش یار می گویم دست را در دست ایں فرزندم بدھید و فرمود کہ حالاً بہ محضر من دست تاں را بہ دست احمد سعید فرزندم بدھید حضرت ایشاں دست را در دست صاحبزادہ داد و حضرت مبارک صاحب دست خویش را بہ دست ہر دوئے شان نہاد و فرمود کہ ایں ہست مرشد شما ایں واقعہ در حیات حضرت مجدّدِ دوران بودہ بعد از ارتحال پر ملال مرشد گرامی عملا تجدید بیعت بہ دست صاحبزادہ احمد سعید یار جان حسب امر مرشد نمودہ و تاحیات بدست شان بیعت بودہ مُحبت اُلفت مُودت و ادب را تا حین وفات بہ ہمرائے مرشدِ گرامی ثانی شان داشت و بہ ھمیں سرمایہ محبت جان بہ جان آفریں سپر داند

شیخ طریقت و حامل علوم ربانی حضرت مولانا جمال الدین اجملؒ بعد از ارتحال پر ملال حضرت شیخ اکمل مجددِ دوران حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن بہ مدتِ قلیل یعنی بعد از ہفت ماہ بہ تاریخ ۲۹ اکتوبر ۲۰۱۱ء یکم ذالحج جان بہ جان آفریں سپر دند۔ روحش شاد۔ مرقد منور شان در یکے از قریہ سندھ کہ بہ نام گہرام باشد در صحن مسجدے کہ خودش بنا/ نمر دہ بود آرام دارد۔

(کُجا بینم مبارک مہ لقا ارچی)

بعد از وصالِ پیر ارچی مبارک

بگو اے دل کُجا بینم مبارک مہ لقا ارچی
شدم بے تاب افسردہ بظاہر شُد جدا ارچی

(۱) خداوندا کُجا بینم حسیں محبوب مَن اعظم
چشم پُرنم دلم باغم کنم ایں جستجو دائم
شدم مجنون ہم مفتون برائے دلربا ارچی

(۲) شدم مدہوش ہم بے ہوش شدہ روپوش چوں دلبر
کنم ہر سُو تلاش ارچی ندیدم میرما مہتر
بسے مغموم ایں معصوم دل چوں شُد جُدا ارچی

(۳) اشک باری گریہ زاری کنم آہ و فغاں ھر دم
دلم پُردرد آوارہ ہمیں خواہم کُجا بینم
بیا اے بادشاہِ مَن خرِاماں خوش لَقا ارچی

(۴) بیائی گر بروں بارے بسوئے خانہ بیکارے
چشم دارم بزیرِ پائے تو دلبر مہِ پارے
کنم صد عید مَن از دید تو اے رھنما ارچی

(۵) زمہجوری رنجوری شُد بظاھر کاش دوری شد
زخم بردل بسے آمد زبوں حالی ظہیری شد
دلم بسمل فقیر اجمل نمی بینم تُما ارچی

مبارک رہنما رہبر

خوشا قسمت زہے حضرت مبارک رہنما رہبر
حسیں صورت و خوش سیرت شہِ خوباں سخی سرور

(۱) شہنشاہِ خُراسانی بَسر اُو تاج سُلطانی
مجدّد ماہِ دورانی دلاور دلرُبا دلبر

(۲) وُجودش نعمتِ عُظمیٰ بَایں دوراں اَبر رحمت
نہ مثلش ہیچ دَر عالم مبارک مَہ لقا مُنوّر

(۳) ہمہ اوصاف محبوبی عطا کرد است رَب اُو را
مبارک میر مرشد ما برابر بے مثل بہتر

(۴) زہے شمس الہدیٰ شہباز تاجُ الاولیا ارچی
بحر الطاف بے پایان عطایش عام ہم اظہر

(۵) توجہ باتبسّم چوں کُند آں جانِ مَن مُرشد
کند از خاک تا افلاک بَا نوری نظر انور

(۶) توئی مہتاب عالمتاب منم بے تاب یک ذرّہ
چہ خوش باشد اگر روشن کُنی ازیک نظر انور

(۷) چہ گوید از سخاوت ہم عنایت اُوست عالیشان
دہد پر جام صبح و شام بخاص و عام اُو اکثر

(۸) گدا اجملؔ فدا بلکل مَرا کشکول دَر دستم
بِدہ خیرات عاجز را اَما السَّائِل فَلاتَنْہَرْ

مرشد شہِ خوبان خوب

پیر ارچی پیر مَن مُرشد شہِ خوبان خوب
روئے روشن کا القمر بہتر بدر تابان خوب

(۱) مرضِ باطن را معالج مَہ لقا محبوبِ مَن
دردہا زا می کند با یک نظر درمان خوب

(۲) نیم کُشتہ چوں مُرغ عُشّاق بنی دَروَجد
چوں نظر از ناز بردارد زِہے نازان خوب

(۳) درَ عصر حاضر مقامِ مجدّدیت حاصلش
برجہاں ایں نعمتِ عُظمیٰ اسِت از یزدان خوب

(۴) چوں توجّہ باتبّسم می کُند آن جانِ مَن
سالکاں حاصل کنند منزل عُلا عرفان خوب

(۵) درولایت بے مثل محبوب مَن دارد مقام
تاج شاہی بر سَرش سالار ما سلطان خوب

(۶) دَر حضوری صاحبِ سِرّ مرتبش اعلیٰ اُتم
درمیانِ اولیا اُو خاص از خاصان خوب

(۷) چوں کند تقریر باتنویر آں روشن ضمیر
لفظہا دُرِّ عدن موتی مثل مرجان خوب

(۸) ہر نظر کیمیا اثر ساقی دہد پُر جام مئے
عاشقان و سالکاں مدھوش در وجدان خوب

(۹) صد شکر من سیفیم نازم برین نسبت بسے
گر سندھی ہستم پندارم خود منم افغان خوب

(۱۰) در جماعت بے بضاعت ہست ایں ادنیٰ فقیر
لیکہ ایں خوش قسمتی دستم کہ در دامان خوب

(۱۱) ازمبارک پیر دیدم صد عنایتہا عظیم
سینہ راروشن صفا کرد است ایں احسان خوب

گر قبول افتد زِہے عزّت شرافت آب تاب
بینوا اجملؔ گدا سازد فدا صد جان خوب

سراپا پُر ضیا ارچی

شہنشاہِ خُراسانی عدیم المثل لاثانی
وجودش نعمتِ عظمیٰ سراپا پُر ضیا ارچی

(۱) عجب آخوندزادہ ایں انعامِ اَز رَسُول اللہ
میّسر سیفیاں راشد زِہے صاحب سخا ارچی

(۲) مقامش بے مثل بہتر بلند بالا اُتم اعلیٰ
شدہ مخلوق کل حیراں زِفہمیدن وُریٰ ارچی

(۳) اندر ظلمات مخلوقات ارچی را نمیدانند
مقامش در ولایت ہست تاج لااولیا ارچی

(۴) زِ نظر خویش واصل باخُدا طُلّاب را سازد
عنایت او سخاوت اُو چہ گویم ذُوالعطار ارچی

(۵) توجّہ باتبّسم چوں کُند محبوب مَن مُرشد
بَیک لحظہ کند کامل وَ واصل باخدا ارچی

(۶) کُند پرواز چوں شہباز دَر لاحُوت مُرشد مَا
می دارد در تقرّب صاف درجات العُلیٰ ارچی

(۷) چشم پُر آب دل بے تاب بس غمگین افسردہ
شدم مسرور چوں منظور کردہ دلربا ارچی

(۸) شده مخلوق قاصر از شناسیدن خُراسانی
نمی داند یکے کس ابتدا و انتہا ارچی

(۹) نظر از ناز بردارد کند از خاک تا افلاک
بسے بے کار را باکار کردہ رہنما ارچی

(۱۰) یکے ادنیٰ غُلامم از غلامانش خسِ کمتر
بسے نازم بَایں نسبت کہ ہستم خاکپا ارچی

(۱۱) منم کمتر وَ ہم کہتر بسے بدتر شدہ اجملؔ
شدم بہتر بسے برتر فتادہ زیر پا ارچی

یا حبیبی مرشدی

یا حبیبی مُرشدی ماہِ لقا صد مرحبا
ذات تو انعام اَعلیٰ بر خلائق اَز خُدا

(۱) تاب تو بے تاب کردہ عاشقاں راویں عجیب
مست در وجدان گشتند از نظر تو اے شہا

(۲) از لبانت لعل تو لعلِ بدخشاں درخجل
نافہءِ تاتارہم برخَاکپایت شُد فدا

(۳) طُرَّہٗ امتیاز داری دَر ولایت تاجور
اے شہِ خوباں مہِ تاباں مجدّد مہ لقا

(۴) درج تو در ابتدا بس انتہا را کردہٖ
ایں کمالِ از جمالِ تو اے ارچی پُرضیا

(۵) ذات تو بس نعمتِ عُظمیٰ مبارک مہربان
طُرفۃ الُعَینِی ولایت می کنی عالی عطا

(٦) پُرکشش منظر نہایت پیش تو ہر دمبدم
سالکان اندر وجد افتان خیزاں ازلقا

(۷) از چشم کردی بسم اے نازنیں نازک بدن
از نظر تو شد دوپارہ دل جگر ہم جان ما

(۸) دید تو پُرکیف کردہ عاشقاں را اے حبیب
اے شہِ آخوندزادہ دلربا ظِلِّ ھُما

(۹) شد منّور ایں دہر از ذات تو اے نامور
چوں بحر امواج داری نُور اے نورالھدیٰ

(۱۰) پیش تو دُرویش چوں بے آب ماہی بے صبر
شائقاں را شادماں دل می کنی صبح و مسا

(۱۱) طالبان و سالکاں رامی دھی پُر جام عشق
نیم بسمل عاشقاں دَر دَرگہت اے دلربا

(۱۲) شان عالیشان تو بس ناید اندر فہم کس
شیر خود گفتہ تُرا محبوب مدنی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۳) ہرکرا ازجام تو شُد قطرۂ در کام اُو
اُو وَلی اللہ کامل شد و واصل بَاخُدا

(۱۴) چوں توجّہ باتبسّم می کُنی اے جانِ مَن
ازفنا تا بابقا یکدم رسانی رہنما

(۱۵) ازمقامِ تو شدہ مخلوق مضطر بے خبر
ابتدا تو کس نہ داند کے تواند انتہا

(۱۶) از نظر تو شُد بہار و صَد نخار اندر چمن
سینہا پُرجوش ہم مدہوش عاشق باصفا

(۱۷) اے امیر کاروانِ سیفیاں تو شادباد
ہر غلامِ تو کند ایں، از خدا ہردم دعا

(۱۸) صد شکر مَن سیفیم نازم بریں نسبت بسے
این عنایت بے نہایت گشت بَر اجمل گدا

اَمَّا السَّائِل فلا تنھر

کُنی سرکار دامن پُر۔ اَمَّا السَّائِل فَلَاتَنْھَرْ
سخی سرور مران از در۔ اَمَّا السَّائِل فَلَاتَنْھَرْ

(۱) بحالِ خویش حیرانم، زِکردہ خود پشیمانم
بَسر بَرہست خاکستر۔ اَمَّا السَّائِل فَلَاتَنْھَرْ

(۲) اگر بیحد خطا کارم، بَسا اُمیدہا دارم
مرا بارِ گراں برسر۔ اَمَّا السَّائِل فَلَاتَنْھَرْ

(۳) نگاہِ ناز اے شاہم، بحالِ خویش می خواہم
فتادہ پیش درسگدر۔ اَمَّا السَّائِل فَلَاتَنْھَرْ

(۴) گنہگارم خطاکارم۔ بزہ گارم سیاہ کارم
توئی بہتر منم بدتر۔ اَمَّا السَّائِل فَلَاتَنْھَرْ

(۵) ببدحالم بَاحَوالم۔ نظر کُنِ از کرم کامل
کُنی مسرور اے مہتر۔ اَمَّا السَّائِل فَلَاتَنْھَرْ

(۶) منم از شرم شرمندہ۔ دلم پُر درد افسردہ
توئی مہتر منم کمتر۔ اَمَّا السَّائِل فَلَاتَنْھَرْ

(۷) بحمدللہ تُرا ھستند۔ غلامانِ غلام اکثر
مرا توئی یکے دلبر۔ اَمَّا السَّائِل فَلَاتَنْھَرْ

(۸) چہ گویم بیش بدحالم۔ بحالاً بردرت نالم
رُجا دارم بسے برتر۔ اَمَّا السَّائِل فَلاتَنْهَرْ

(۹) ببیں اے بادشہ عالی، منم بادامنِ خالی
اِنِّی اَنْظُر بچشمِ تر۔ اَمَّا السَّائِل فَلاتَنْهَرْ

(۱۰) اے مرشد مہ لقا منور۔ مرا تو دلربا دلبر
زِتو دیدم عطا اکثر۔ اَمَّا السَّائِل فَلاتَنْهَرْ

(۱۱) منم بیمار بیچارہ۔ دلم پُر درد آوارہ
نظر کُن تاشوم بہتر۔ اَمَّا السَّائِل فَلاتَنْهَرْ

(۱۲) ببین این حال خستہ را۔ غلامِ دست بستہ را
شدہ لاچارہم لاغر۔ اَمَّا السَّائِل فَلاتَنْهَرْ

(۱۳) عرض کردن نمی دانم۔ صحیح گفتن نمی دانم
چہ گویم حال مَن ظاہر۔ اَمَّا السَّائِل فَلاتَنْهَرْ

(۱۴) منم بے کس شدہ بے حس فتادہ پیش توچوں خَس
چہ خوش باشد کُنی ازبَر۔ اَمَّا السَّائِل فَلاتَنْهَرْ

(۱۵) مرا ہرحال تودانی، اے پیر ارچی خُراسانی
مجدّد مہ لقا منور۔ اَمَّا السَّائِل فَلاتَنْهَرْ

(۱۶) مَرا منظور فرمودی۔ کرم کردی جزاکَ اللہ
ہُماں ہستم ہُماں اَفقر۔ اَمَّا السَّائِل فَلاتَنْهَرْ

(۱۷) خزینہ کم نہ گردد تو۔ نوازی گر گداگر را
چہ گویم پیش تو سرور۔ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَاتَنْھَرْ

(۱۸) سخی سلطان کُن احسان۔ بے پایاں بریں بدتر
منم خائب منم خاسر۔ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَاتَنْھَرْ

(۱۹) مبارک لَیْسَ لِی غیرُک مِنَ مأویٰ وَلا مَلْجَا
اَنَا المُفلِس اَنَا الْاَحقَر۔ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَاتَنْھَرْ

(۲۰) اِنَّ الْاَجْمَل ھُوَ المُجْرِم وَھُوَ کَلْبٌ عَلیٰ بابِکَ
عَلَیَّ اِرْحَم اِلَیَّ اُنْظُرْ۔ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَاتَنْھَرْ

پیشِ یار می رقصم

(۱) مبارک پیر رابینم۔ شدہ سرشار می رقصم
تجلّی طور بردل می کند اظہار می رقصم
دلم پُرجوش ہم مدہوش در دربار می رقصم
نمی دانم کہ آخرچوں دمے دیدار می رقصم مگر نازم بایں ذوقِ کہ پیشِ یار می رقص

(۲) مَرا رہبر سخی سرور رُخَش اُو کاالقمر شعشان
لَقایش خوب خود مرغوب ہم مطلوب شہ خوبان
مجدّد اُو عصر حاضر نہ مثلش ہیچ در دوران
بیا جاناں تماشائے کُن کہ درانبوہ جانبازاں بصد سامان رسوائی سرِ بازار می رقص

(۳) زِعشقِ تُو مبارک شُد میّسر درد دلسوزی
کُنی منظور ایں مجبور گر تقدیر مَن سازی
چہ خوش باشد اگر عرضم کُنی مقبول یکروزی
بیا قاتل کہ از بحر تماشائے خون مَن ریزی مَن آں بسمل کہ زیرِ خنجر و تلوار می رقصم

(۴) مرا محبوب لاثانی خراسانی است یک یارے
نظر از ناز بردارد شود آسان ہر کارے
دہد پرواز روحانی کند نظر کرم بارے
بعالم قطرۂ شبنم نپاید برسَرِ خارے منم آن قطرۂ شبنم بنوکِ خارمی رقصم

(۵) پسند دارد مبارک شہ شریعت مصطفائی را
زِ رہبر خویش دیدم دلربائی رہنمائی را
منوّر صاف شُد سینہ می بینم روشنائی را
کُجا رندی کہ پا مالش کُنم صد پارسائی را زِہے تقویٰ کہ مَن بَاجُبّہ و دستار می رقصم

(٦) عجب احسان بے پایان مرشد کرد منظورم
زِجامِ خویش جُرّعَہ داد ارچی پیر مخمورم
زِنظرِ اُو شدہ حاصل روحانی راز مسرورم
منم عثمان ہارونی بیارِ شیخ منصورم ملامت می کُند خلق وَمَن بَردار می رقصم

(۷) محبت شیخ فرضِ عین تصور دار این در دل
زیارت اُوست حج اکبر کُنی ایمان را کامل
مبارکباد اے اجمل مبارک پیر شُد حاصل
بیک دیدار مرشد مَن کند بس باخُدا واصل توجہ باتبسم چوں کند سرکار می رقصم

شہنشاہِ خُراسانی

اُتم اعلیٰ بسے بالا شہنشاہِ خُراسانی
زِ نُورِ تو منوّر شُد ہمہ آفاق روحانی

(۱) زِحُسنِ خویش کردی صید صد دلہا شہِ خوبان
اندر فِتراک تو آمد بسے عُشّاق ہم مستان
توئی محبوب تُوئی مطلوب تُوئی مرغوب سلطانی

(۲) اندر حرمین دیدم زائریں می آمدند پیہم
بَاتباع شریعت نیستند چوں سیفیاں محکم
کہ قائداین جماعت شہ مجدّد ماہِ دورانی

(۳) چوں دیدم دراطاعت راسخ و واثق ہمہ سیفی
بسے نازم باین نسبت منم از خاکپا ارچی
بدیدن تو بدیدم شیخ بُسطامی و خرقانی

(۴) زعشقِ مصطفیٰ دیدم شدہ معمور ہر سیفی
زِفیضِ پیرارچی بُود بس مسرور ہر سیفی
اندر دربار عنبر بار پُر انوار نورانی

(۵) فدا باشم بقدمِ تو مبارک مہ لقا ارچی
اُتم اعلیٰ عجب کردی عطا اے ذُوالعطار ارچی
جزاک اللہ عَن اُمّۃ رسولُ اللہ لاثانی

(٦) چون دیدم سیفیان را درحرم باسُنّتِ سالم
شدہ ثابت کہ رہبر ایں جماعت رہبر اعظم
شکر کردم کہ مَن سیفی شدہ احسان رَبّانی

(٧) بہر اطراف عالم مستفیض از فیض تو باشند
دہی پُرجام صبح و شام وہم سیراب اُو باشند
بقدمِ تو کشاں می آمدند افغان ایرانی

(٨) بحلقۂ گوش تو گشتند ہمہ اقوام کل عالَمْ
بفیضِ خود کُنی مخلوق را صاحب سخا سالم
سندھی، ھندی، پنجابی ہم عرب ترخان تُورانی

(٩) جمالِ پیر ارچی کرد جمال این را جمال الدّین
بلند از خاک تا افلاک کردہ اوست باتمکین
سکونِ قلب شُد حاصل وَ رفتہ ہر پریشانی

(١٠) نوشتہ منقبت این در مدینہ مصطفٰی عربی
کرم فرمود بربیکس حبیبِ کبریا عربی
طُفیلِ پیر ارچی شُد میسر تاج شاہانی

(١١) برائے نام اجمؔل بود حالاً بَاتجمُّل شُد
زِنظر ناز پیر ارچی لبسے غمگین خوش دل شُد
توجہ باتبسم کرد چوں دلدار دل جانی

یا حبیبی مرشدی

یا حبیبی مرشدی ماہِ لقا صد مرحبا
اَنْتَ لی مَاویٰ وَمَلْجَا انت لی نُورالھُدیٰ

(۱) شانِ محبوبی چہ گویم توئی بس یکتا حبیب تاب تو بے تاب کردہ عاشقان را اے عجیب
صید در فتراک تو گشتہ بسے شاہ و گدا

(۲) نیم بسمل عاشقان اندر وجد بے حال مست از نظر تو نازنیں بس مست گشتند از الست
وعدہٗ میثاق تازہ می کُنی در سینہ ہا

(۳) چوں توجّہ باتبسّم می کُنی اے جانِ ما روح را پرواز حاصل می شود بے انتہا
سالکاں رامی کُنی یک لخت واصل باخدا

(۴) از حُسنِ توجانِ من روشن شدہ ایں کائنات فیض تو جاری وساری ہر طرف در شش جہاتِ
اے مجدّد مہ لقا صاحب سخا عالی عطا

(۵) اے شہنشاہِ خُراساں ماہِ دوراں بے مثل توئی عالی توئی والی شاہِ خوباں بے بدل
در ولایت شان شاہی توئی تاج الاولیاء

(۶) اے شہِ آخوند زادہ ذات تو عالی مقام از رسول اللہ تو انعام ہستی ذُوالکرام
اے مبارک مہرباں سرکار عالی مقتدا

(۷) برخلائق از خدا تو نعمتِ عُظمیٰ عجیب درغلامی تُو می آید آنکہ باشد بانصیب
سیفیان را صد مبارک پیر ما صاحب سخا

(۸) یک زمانہ صحبتِ بااولیا خواندم چُنین بہتر از صد سال طاعت بے ریا دیدم چُنین
در حضورِ پیر ارچی ایں عطا صبح و مسا

(۹) صد شکر مَن سیفیم نازم بریں نسبت بسے پیر چوں کردہ نظر شُد حاصلم نعمت بسے
خالی دامن بودہ ام حالاً شدہ ام پُرضیا

(۱۰) از کرم اے ذُوالکرم چوں می کنی ارچی نظر تا نوشتم منقبت ایں ورنہ ہستم بے خبر
برقدم تو دلربا باشد فدا اجملؔ گدا

مجدّدِ ماہِ دورانی

شہنشاہ خراسانی ھُوالمحبوب لاثانی
شہِ خوبان مہِ تاباں مجدّد ماہِ دورانی

(۱) ہمایوں جان ازیزدان ایں نعمت اُتم اعلیٰ چہ گویم شان عالیشان اُو از فہم بس بالا
شہِ شہباز لاھوتی کند پرواز شاہانی

(۲) اُتم عنقا صفت ارچی زِدیدن دُورآں دلبر ولیکن صورتاً معناً دہد پُرجام مئے رہبر
عجب اوصاف اُوعالی وُراء العقل انسانی

(۳) کہ صورت اُوست محبوبی صفت اُو راسِت مہتابی کند معراج ہر محتاج عاشق زار باخوبی
چشم نرگس نُما نوری لبش چوں لعل مرجانی

(۴) نمی دانم چہ گویم در وصف توائے سخی سلطان مریض آیند شفا یابند کُنی ہر درد را درمان
اُتم اکسیر احمر خاکپایت آب حیوانی

(۵) کشش داری چوں مقناطیس کشاں شاہ وگدا آیند نظر از ناز برداری ہمہ مسرور می باشند
برائے خلق اے شاہا توئی انعام ربّانی

(۶) مبارک مہ لقا منور توئی بس بے مثل رہبر دہی پُرجام صبح و شام در دربار اے دلبر
رسانی سالکاں را رہنما با اوج امکانی

(۷) توجّہ با تبسّم چوں کُنی مسرور ہر عاشق شود سالک بیک ساعت فناؤ بابقا واثق
بحلقہ گوش توبینم بسے تاجیک تُرخانی

(۸) چشم امید می دارم بدستِ تو عطا عالی مرا کشکول در دستم و من بادامنِ خالی
زِگنجِ خویش کُن مسرور اے شاہِ خراسانی

(۹) زِخَس کمتر بچشمِ تَر فتادم پیش در دلبر کُند گر ناز پرور یک نظر انور شوم بہتر
اَنَا الْمُشْتَاق بس فانی ھُوَ الْمَرغُوب سلطانی

(۱۰) منم پُر درد دیوانہ بسَر تو تاج شاہانہ تُرا پُر نور مئخانہ مرا در دست پیمانہ
بنظرِ خویش اے رہبر رساں براوج روحانی

(۱۱) تبسم تو بسم کردہ شدم مدہوش ہم مستم بحرالطاف تو ارچی کند سیراب پیوستم
منم بے کس گدا بے بس توئی سلطان طرخانی

(۱۲) توئی شمسِ ولایت شہ منم یک بے قدر ذرّہ بنسبت تو شدم شامل نھادی برسرم طرّہ
منم درخاک ظلمانی توئی تنگدار نورانی

(۱۳) منم مدہوش باصد شوق چوں پروانہ اَم بلکل زہے آخوند زادہ کردہٗ منظور ایں اجمل
توئی مہتاب من بے تاب بقدمِ تو شوم فانی

سراپا نُور نورانی

چہ گویم در ثنائے تو شہنشاہِ خُراسانی
توئی محبوب سبحانی، توئی مرغوب لاثانی

(۱) کُنی پرواز اے شہباز در عُلیات لاحوتی بیک لحظہ کُنی طئے تو ہمہ درجات لاحوتی
زِدیدن تو کُنم معراج صاحب تاج سلطانی

(۲) اُتم اعلیٰ لبے بالا مقامِ مہ لقا ارچی باتباعِ شریعت تو غلامِ مصطفیٰ ارچی
شباں روزی مریداں را دِہی تعلیم قرآنی

(۳) مبارک رہبر اعظم طرف راہِ حقیقت ہست حکم اُوبرَ شریعت ہم عمل اُوبر عزیمت ہست
سراسر درطریقت تو مثل امام ربّانی

(۴) خدایا در جماعت سیفیاں کردی شکر کردم غلامِ سیف رحمانم فخر دارم لبے نازم
عنلہتا لبے کردی عنایت ایں ست لافانی

(۵) جماعت سیفیاں سالار رہبر رہنما ارچی سراج الاولیاء ارچی وَتاج الاصفیاء ارچی
زِنُورش شد منور صاف سالم راہ روحانی

(۶) دہدپُر جام صبح وشام آں صاحب سخا ارچی ز دستش عام جاری جام ایں ہر دم عطا ارچی
بزیبد برَسر آن ناز پرور تاج شاہانی

(۷) مقامِ مرشدم عُلیانہ کس فہمد خدا داند امینِ اُمّتِ احمد ﷺ مبارک ما خُدا شاہد
کہ فیضِ مصطفیٰ راہست قاسم میر ماجانی

(۸) زِجامِ خویش چوں جُرعہّ دہی اے دلربا ارچی کُنی مدہوش مشتاقاں و واصل باخدا ارچی
رسانی بابقا یکدم شوند از غیرحق فانی

(۹) غلامِ تو اندر حرمین دیدم باشرع مکمل زِعشقِ مصطفیٰ بودند ہمہ پُرکیف ہم بسمل
حسین چہرہ چناں دارند مثل مہتاب تابانی

(۱۰) نگاہِ ناز توکردہ بسے مستان در وجداں اندر دربار تو دلبر گہے افتاں گہے خیزاں
زِدیدن توشہِ خوبان شود عاشق بحیرانی

(۱۱) دلم گوید مبارک صرف محبوبِ مَن است دلبر شمع اُو است مَن پروانہ مستم بر حسن سرور
بیوسف ایں زلیخا وار دل دارم کہ مستانی

(۱۲) مجدّد ایں عصر حاضر نہ مثلش ہیچ در دوراں کمالاتِ چُنین دارد ہمہ مخلوق شد حیران
مبارک میر مرشد ما سراپا نُور نورانی

(۱۳) تُرا بہتر غلام اکثر مرا توئی یکے دلبر ندانم ہیچ در دیگر مرانی دلربا از در
اَمَّاالسَّآئِلَ فَلَاتَنْهَرْ مکن محروم خاقانی

(۱۴) مثل سگدر بدستِ تو می بینم اے سخی سرور اگر یکپارۂ ڈوڈی دہی دلبر شوم خوشتر
بدسترخوان تو بینم بسے تاجیک ترخانی

(۱۵) منم بے چارہ آوارہ دلم پُر درد شد پارہ بقدمِ توفتادہ ام بسے بے بس و بیکارہ
بچشمِ گر کرم بینی، شود حاصل درخشانی

(۱۶) کُنی سیراب امتِ مصطفیٰ را اے اُبر نیساں سخاوت بے نہایت توشہِ خوباں مہِ تاباں
عجب برسات می بارد زِ تو لُو لُو و مرجانی

(۱۷) منم بے تاب اے مہتاب زِ تو خیرات می خواہم　　　بسے دادی بسے ہم دہ حَسیں حالات می خواہم
جمالت دہ جمال ایں را روند حالات ظلمانی

(۱۸) توئی سرتاج من محتاج بکرمِ تو نظر دارم　　　بعشق تو مبارک من شُدہ پارہ جگر دارم
بسے نازم شوم بہتر مرا سگدر اگر خوانی

(۱۹) منم بادامنِ خالی بدستِ توعطا عالی　　　خزانہ کم نہ گردد گر دہی از خویش خوشحالی
کُنی ہر درد را درمان مرا ہر حال می دانی

(۲۰) بصد صد جاں شوم قربان برائے خاکپائے تو　　　نمی باشد مگر ہرگز زِ مَن ایں حق ادائے تو
پریشانم پشیمانم کنم آخر چہ قربانی

(۲۱) نمی دانم کُدامی داد مت القاب اے سرور　　　ستارہ اولیا باقی توئی مہتاب ہم مہتر
فیاضی تو مثل بحر کہ دارد تیز طغیانی

(۲۲) توئی قطبِ مدار ہستی گرد تو دائرہ قوسی　　　مرا تو کعبہ روحانی چنین گویم اگر پُرسی
سلامت ذات تو باشد عنایت توئی یزدانی

(۲۳) منم یک ذرّہ بے قیمت فتادہ پیش تو سرور　　　توجّہ با تبسّم کُن شوم خورشید اے رہبر
برائے ما توئی سرکار بُسطامی و خرقانی

(۲۴) چہ خوش قسمت زِہے اجمل کہ سیفی نسبتِ دارد　　　بسے نازم بریں نسبت کہ ہر دم فیض می بارد
اُتم فیّاض مرشد مَا چوں بحر با فراوانی

معاف کُن بہرِ خُدا

معذرت خواہم خدارا معاف کُن بہرِ خُدا
زانکہ ہستم کم فہم ناقص نہایت ناروا

(۱) دربدرخانہ بدوشم باذلت ہم بے قرار
ہر طرف در بند دیدم آمدم بر در شما

(۲) رفت راہم شد گناہم دِہ پناہم پادشاہ
اَز تو خواہم کُن کرم صاحب سخا دارم رُجا

(۳) بے شبہ بیمارہم بیکارمَن لاچارہم
نفس ظالم دُور کردہ شرمسارم پُر خطا

(۴) خاک سر خاکِ نشین بس عبیدارم احقرم
تو شہنشاہِ کریما مَن فقیرم بے نوا

(۵) رحم کُن برحال من عالی جناب عالی رحم
راندہٗ از در اگر درنیستم دیگر مرا

(۶) اے مقدّر کُن نظر راضی شود محبوب مَن
از خُدا صبح و مَسا خواہم ہمیشہ ایں دُعا

(۷) شد شکستہ حال مَن احوال من انداز مَن
گر دہی درمان دلبر تا رَود ارمان ما

(۸) پیش درآمد سوالی نام اُو دارد جمال
توئی اجمل کردہٗ کُن با تجمّل اے شہا

عطا راہ کردی

عطا راہ کردی اے ارچی عجیب
نَصرٌ مِّنَ اللہِ وَ فَتحٌ قَرِیبٌ

(۱) اِنابت زِبیعت کُنی شہ عطا
بَمِصداق ایں آیتِ باصفا عنایت وَیَھدِی اِلَیہِ مَن یُّنِیبُ

(۲) عطا فیض وھبی کُنی دلربا
صرف دید تو ہست معراج ما تو لَارَیبَ ہستی مبارک مُنِیبُ

(۳) زِنُورِ منوّر تو کردی جہان
معظم مکرم مجدّد زمان عجب مہرباں توئی نوری نجیب

(۴) نداند کسے شان شاہی تُرا
مقامت عُلا عاشقِ مصطفیٰ دہی فیض پُرجام مثل الحلیب

(۵) تُرا یاد دارم کہ صبح و مسا
دمادم می بینم روحانی عطا یقیں پختہ دارم نہ باشم مُریب

(۶) تبسّم توکردہ دلم را بسم
زِتیر مژگاں زخم در دلم سپر سینہ دارم بہ پیشِ حبیب

(۷) خدا برجہاں کرد نعمت عظیم
زِتو راہ روشن شدہ مستقیم توانعام عالی و نوری نجیب

(۸) چشم تُست نرگس یا گویم غزال
کنند عاشقان را بہ مستی بحال — کشش کیف داری اے ہادی حبیب

(۹) حُسن تُست ارچی عدیم المثال
بہ چہرہ توداری اے جانی جمال — دہی جام درکام طاہر اطیب

(۱۰) بہ غمزہ کُنی عاشقان را شکار
گُلِ خندہ گلفام اے گلعِذار — بقدمِ تو آید شود خوش نصیب

(۱۱) زِ زُلف معطر صبا وَ نسیم
عجب دلربا اَنُت مَلَکٌ کَرِیُم — برائے تو عشاق لائق لَبِیُبُ

(۱۲) ز تبسم دلم مست کردی شہا
جَزاک اللہ عالی وَ اَحسَنِ جَزا — ادا ناز محبوب مَا دلفریب

(۱۳) سہی سَرو درباغ حسن و جمال
زِ ذاتِ تو آمد بہاری بحال — بہ مُلکِ ولایت تو نادر نقیب

(۱۴) حسیں طلب دارم کہ ھل من مزید
شدہ راز ظاہر من حَبْلَ الْوَرِید — توئی مرض باطن را طاہر طبیب

(۱۵) زِحسنِ تو مقتول اجمل شدہ
بہ عشقِ تو مجنون بلکل شدہ — گرفتار گشتہ غلامِ غریب

فِدا روحی فدا قلبی

بقدمِ پاک تو دلبر۔ فدا روحی فدا قلبی
سراپا نور اے انور۔ فدا روحی فدا قلبی

(۱) زہے تاباں حسیں چہرہ۔ دلاور دلنشیں چہرہ
صبح صادق مثل روشن تُرا نورالمبیں چہرہ
مجدّد مہ لقا منور۔ فدا روحی فدا قلبی

(۲) زہے خوش خُلق تو ہستی۔ نرم بر خلق تو ہستی
توئی روشن اندر گلشن۔ ضیاءُ الفلق تو ہستی
عجب انعام از داور۔ فدا روحی فدا قلبی

(۳) توئی مرغوب توئی مطلوب توئی محبوب ما ارچی
بسا دلہا شکار آری۔ زغمزہ دلربا ارچی
بحلقہ گوش صد صفدر، فدا روحی فدا قلبی

(۴) تُرا بس بے مثل دانم۔ ذکر تو بر زباں رانم
منم بلبل مبارک گل۔ زِہے نغمہ تُرا خوانم
قبول آید ہمیں خوشتر۔ فدا روحی فدا قلبی

(۵) توئی محبوب من ارچی، توئی مرغوب من ارچی
باُلفت قید تو گشتم توئی مطلوب من ارچی
لبانت لعلہا گوہر۔ فدا روحی فدا قلبی

(٦) اداؤ ناز خوش داری۔ وعِشوہ دلنشیں داری
کُنی محظوظ ہر دل را۔ تبسّم تازگی آری
زخوبانِ دہر برتر۔ فدا روحی فدا قلبی

(۷) زِ آمد تو شہِ خوباں۔ کہ طلع البدر در دوراں
کُنی پُرنور ہر سینہ منور اے مہِ تاباں
نزاکت دار نازک تر۔ فدا روحی فدا قلبی

(۸) تُرا دربار نورانی بسر تو تاج سلطانی
عدیم المثل محبوبی شہنشاہِ خراسانی
زیارت تو حجِ اکبر۔ فداروحی فدا قلبی

(۹) حسین حالات می خواہم نوری تجلات می خواہم
توجّہ خاص کُن دلبر ہمیں خیرات می خواہم
اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ فداروحی فدا قلبی

(۸) اشارہ از یَدِ بیضا۔ کُنی از ناز شہ خوباں
شود مدہوش ہر عاشق بہ پیشت نیم بسمل جاں
بہ مثل اندر مِنیٰ وَا نُحر۔ فداروحی فدا قلبی

(۹) دہن دلبر گُلِ خنداں۔ مثل دُرِّ عدن دنداں
ہزاراں مست بعشقِ اُوفتادند دست در داماں
برابر بے مثل بہتر۔ فداروحی فدا قلبی

(۱۰) منم پروانہ باصد جاں بقدمِ توشوم قرباں
عنایت خاص فرمودی۔ کُنی احسان بے پایاں
دلم کردی بقید اندر۔ فداروحی فدا قلبی

(۱۱) نزاکت بے مثل داری۔ لطافت بے مثل داری
چساں گویم حقیقت تو۔ لیاقت بے مثل داری
توئی برتر منم کمتر۔ فداروحی فدا قلبی

(۱۲) عنایت عام برعالم۔ جہاں گلشن زِتودانم
مجّدد مہ لقا ہستی۔ ولایت شُد زِ تو سالم
دہی پُر جامہا اکثر۔ فداروحی فدا قلبی

(۱۳) حبیبِ مَن حُسن دارد عجیبِ گُلبدن دارد
زِتشریفش بہار آید۔ نخار ازوے چمن دارد
توئی اشرف توئی اطہر۔ فداروحی فدا قلبی

(۱۴) تراخوشبوءچوں گل را۔ کُنی بے تاب ہر دل را
نظر ازناز برداری کُنی مسرور محفل را
توئی ماہِ مبیں مہتر۔ فداروحی فدا قلبی

(۱۵) باصلاحِ اُمۃ عربی کُنی کوشش سخی سرور
جزاک اللہ عن اُمۃ رسول اللہ بس بہتر نظر داری بہر سرور۔ فدا روحی فدا قلبی

(۱۶) توئی کامل مکمل ہم توئی افضل توئی اکمل
منم بے کار ہم نادار نظر کردی شُدم اجمؔل توئی سرور منم سگدر۔ فدا روحی فدا قلبی

وسیلہ واسطہ ارچی

خداوندا زِ تو خواہم رضائے رہنما ارچی
کہ ما را در حضورِ تو وسیلہ واسطہ ارچی

(۱) شریعت ہم طریقت راکند ترویج در دوراں
مجدّد دین را تازہ کُند نُورالھُدیٰ ارچی

(۲) مبارک محسنِ اعظم وجودش رحمتِ عالم
رضایش دمبدم خواہم زِ داور در دُعا ارچی

(۳) توجّہ چوں می فرماید کُند سالم صفا دلہا
بصد صد جاں شوم قرباں ازیں عالی عطا ارچی

(۴) بیک نظر نماید بس مقامِ فوق عرش اعظم
حقیقت حق نگرہادی ومہدی حق نما ارچی

(۵) ہمایوں جان اعلیٰ شان مبارک میر مرشد ما
بلند از ہر نظر وز ہر فہم مثلِ ہُما ارچی

(۶) عمل اُو برعزیمت ہم باتباعِ سنت کامل
بعشقِ مصطفیٰ راسخ حبیبِ کبریا ارچی

(۷) نمی دانم بجز آخوندزادہ ہیچ حامی را
مراملجا و ماویٰ بے شبہ در دوسرا ارچی

(۸) بہ پیشِ آں سخی سرور کشادہ کردہ ام دامن
خزانہ خیرمی دارد دہد صبح و مسا ارچی

(۹) زھے قسمت بسے نازم غلامِ سیف رحمانم
فدا باشم بریں نسبت امام الاولیاء ارچی

(۱۰) نمی بینم نمی دانم ازیں دروازۂ دیگر
بسا امید ہا دارم بدر صاحب سخا ارچی

(۱۱) شدم بے بس وہم بے حس فتادم پیش اوچوں خس
نوازش ناز فرمودہ بریں بدتر زہا ارچی

(۱۲) گرفتم دامنِ دلبر مبارک پیر را محکم
برائے ماوسیلہ بس بدرگارہِ خدا ارچی

(۱۳) منم بیمار ہم لاچار لاغر لادَوا بودم
مگر جانِ مسیحا مہرباں دادہ شفا ارچی

(۱۴) صرف مقصود ہم مطلوب بس محبوب مرشدما
مراکعبہ عقیدت ہم ارادت دلربا ارچی

(۱۵) منم مایوس ہم ماندہ بسے غمگین دل بودم
شدم خوشحال ہم خوشتر فتادم زیرپا ارچی

(۱۶) خطا کارم گنہگارم سیہ کارم بژہ گارم
شکر کردم مرا منظور کردہ باوفا ارچی

(۱۷) شکستہ حال ہم بدحال بس بودم بسے بے بس
رحم کردی بریں بدتر کہ پیرِ پارسا ارچی

(۱۸) زہے خوش باش اے اجملؔ کہ تومرشد چنیں داری
مقامش را نہ کس داند اُتم اعلیٰ عُلا ارچی

مجدّدِ ماہِ دورانی

جہاں را زیب زینت از نزاکت تُست اے جانی
توئی مہتاب نورانی بسر تو تاج سلطانی

(۱) کشش دارد حسیں چہرہ کہ کس بیند شود عاشق
نظر از ناز برداری بیک لحظہ کُنی فائق
زِہے فیّاض عالم اے مجّدد ماہِ دورانی

(۲) مرج بحرین سینہ تُست زُو جاری بحر عرفان
دگر بحر شریعت در دلت بحرین یلتقیان
کُنی سیراب عالم را شہنشاہِ خُراسانی

(۳) مقامِ لامکاں داری ملأ اعلیٰ ازو بالا
شدہ مخلوق کل حیراں زِ درجہ تو اُتم اعلیٰ
ولایت تُست اے جانی وراءُ الفہم انسانی

(۴) زَنَد برخویش عالم راکُنی آباد اے شہزاد
زِ نورِ تُست روشن دین ارچی شاد زندہ باد
کُنی آسان اے ذیشان ہر کس راہ روحانی

(۵) ز آمد تو بہار آمد شدہ معمور کُل عالم
کریما از کرم کردی بسے مسرور اے شاہم
عنایت ہم سخاوت تُست اے محبوبِ سبحانی

(٦) بہر سیفی مبارکباد رہبر این چنیں دارند
مبارک مہ لقا سالار سرور این چنیں دارند
مقدّر یاوری کردہ کہ قائد ماست نورانی

(٧) دِلم بُردی ودلداری ہمے کردی جزاک اللہ
غم دادی و غمخواری ہمے کردی جزاک اللہ
بہ پیشِ تُست ایں اجملؔ صفا بے سرو سامانی

ایں ہمہ انوارِ تُست

دلربا در غنچہ ءِ دل مہک از مہکارِ تُست
نور اندر قلب سینہ ایں ہمہ انوارِ تُست

(۱) سینہ تو مشکوٰۃ مانند مخزنِ انوارہا
دل درآں مصباح روشن نورایں از مصطفیٰ
منکشف بر سالکان ارچی سِرَ الاسرارِ تُست

(۲) گلبدن گل جان جاناں گل حُسن گلفام تو
گل لبانت گل گلابی چوں بہ گل اندام تو
عاشقاں مجنوں مثل مفتون در دربارِ تُست

(۳) ناز بے انداز تو دمساز ما اے مہربان
ناز پرور نازنیں نازک بدن شاہِ جہاں
از تبسّم جان بخشی شان ایں سرکارِ تُست

(۴) از توجّہ زندہ داری مردہ دل را مہ لقا
جاودانی زندگانی می کنی ارچی عطا
ایں عنایت بے نہایت ہم سخاوت کارِ تُست

(۵) چوں نگاہِ ناز برداری شوند عاشق چنین
در رقص افتان وخیزاں مہ لقا ماہِ مبین
ایں کشش در حسن تو اے دلربا دلدارِ تُست

(۶) نُور توکردہ منور اے کریما کائنات
ہر طرف جلوہ می بینم اے شہا در شش جہات
فیض ہم برکات ایں برسات در دربارِ تُست

(۷) در حرم دیدم لبے تابع شریعت سیفیاں
ایں جماعت صاف سالم در میانِ مسلماں
اے امامِ سیفیاں سرکار ایں شہکارِ تُست

(۸) چشم نرگس گل نما تو مست بلبل شد صفا
چہرۂ زیبائے تو یکتائے دوراں دلربا
مست آہُو در خُتن از زلف عنبر بار تُست

(۹) عشق تو مخمور کردہ عاشقان اندر رقص
صید گشتند قید گشتند دلربا اندر قفس
نیم بسمل زخم در دل از نظر تلوار تُست

(۱۰) اے جد مہ لقا حاصل تُرا عالی مقام
نعمتِ عظمیٰ اے ارچی بر جہاں ذُوالاحترام
درجہ عالی بے مثالی سیّدالابرار تُست

(۱۱) سیر ہرگز ناشوم چوں می کُنم تعریف تو
اولیاءاللہ لا خوفٌ عجب توصیف تو
مظہر نُورِ نبی ہر طور ہر اطوار تُست

(۱۲) چون شمع روشن توئی پروانہ وارم اے شہا
مست گشتم بے خبر قربان باشم بارہا
شُد فدا اجملؔ گدا اے دلربا سرشار تُست

مبارک پیر گُل خندہ

مبارک پیر گل خندہ زِ گلشن مصطفیٰ ھستی
رُخِ انور سراسر مظہر نورِ خدا ھستی

(۱) گلِ گلزار روحانی توئی یکتائے دورانی
مجدّد تو عصر حاضر و شمس الاولیاء ھستی

(۲) مبارک کاالقمر اندر دہر دلبر سخی سرور
چہ گویم رہبر اعظم توئی بدرالدّجیٰ ھستی

(۳) حسیں صورۃ مثل زہرۃ وھی فی روضۃُ الجنۃ
زِخوشبو خویش خوشتر ہم معنبر حق نُما ھستی

(۴) زِہے آخوند زادہ پیر ارچی اے خُراسانی
توئی سرکار میر کارواں صدق وصفا ھستی

(۵) بحر عرفان زِ توجاری عطائے معرفت باری
زِذاتِ توہدایت عام عالی رہنما ھستی

(۶) کُنی سیر اب تشنہ را زِ نظر خویش اے دلبر
سخی سرور بسے بہتر منوّر مہ لقا ھستی

(۷) زِنورِ تو دہر روشن زِفیضِ تو گل و گلشن
سراج الاصفیا ھستی وتاج الاتقیاء ھستی

(۸) باتباعِ شریعت طالباں رامی کُنی راسخ
تو عاشق مصطفیٰ ہستی حبیبِ کبریا ہستی

(۹) نسیمِ سحر معطّر شُدززلفِ تو شہِ خوباں
صباحت در حسن داری ملاحت در ادا ہستی

(۱۰) بترویجِ شریعت می کُنی کوشش جزاک اللہ
شود پُرکیف ہر سالک چنین صاحب سخا ہستی

(۱۱) ز عشقِ مصطفیٰ معمور سینہ سیفیاں سازی
توئی عالی عطا ہستی و تو نور الھُدیٰ ہستی

(۱۲) اُتم اعلیٰ تُرا دانم بسے بالا تُرا بینم
کواکب اولیا باقی تو ماہِ پُرضیا ہستی

(۱۳) خِراماں خاص آہو تو اندر بستان روحانی
مقامِ تو بسے بالا و تو صدرُالعُلیٰ ہستی

(۱۴) بسے بیمار روحانی بنظرِ تو شفا یابند
برائے مرض باطن تو عجب ارچی دوا ہستی

(۱۵) زنظرِ خویش اے نازک بدن مدہوش می سازی
بسم کردہ چشم تو پُرکشش نرگس نُما ہستی

(۱۶) توئی مہتاب من بے تاب زتابِ تو عجب مستم
توئی ماویٰ توئی ملجا بایں اجمل گدا ہستی

گلبدن اے گلعذار

بے مثل داری حسن اے گلبدن اے گلعذار
از قُدومت درچمن شاہِ زمن آمد بہار

(۱) از زلف توچون گذر آرد نسیم وہم صبا
می کند خوشبوءِ زلفت جابجا معطر فضا
تاب تو بیتاب کردہ سینہا را تابدار

(۲) مظہر نورِجمال اللہ ہستی پُرضیا
شاہِ خوباں ماہِ تاباں بے مثل اے مہ لقا
شُد منور ایں دہراز یک نظر تو نامدار

(۳) درولایت بادشہ ہستی بلاشک بے بدیل
بے مثل اندر جلالت ہم جمالت اے جمیل
اے شہنشاہِ خراسانی مقامت عُلوَ دار

(۴) از تبسّم عاشقاں را می دہی معراج تو
از حسن شاہِ زَمن اے سرور و سرتاج تو
اے عدیم المثل تو محبوب مَن نازک نگار

(۵) از نگاہِ ناز کردی سینہا را چاق مست
اے شہِ خوباں می بینم گردتو عشّاق مست
درجہاں محبوبیت مطلوبیت تو تاجدار

(۶) شُد مسلّم بادشاہی در ولایت مَر تُرا
توئی یکتائے زمانہ اے مجدّد مہ لقا
از شرف تشریف تو گلشن ولایت رانخار

(۷) از تجلّی حُسن تو عاشق مدامی مست حال
وزکمالِ خویش واصل می کُنی سالک بحال
ہم شوند در دام زُلفت اے شہاشائق شکار

(۸) منکشف بر سینہ ہا تو می کُنی رازِ الست
چوں دہی پُر جام سالک می شوند بے حال مست
گاہ افتاں گاہ خیزاں عاشقانِ دلفگار

(۹) می کنند رخسار پُر انوار روشن کائنات
چوں نظر از ناز برداری دہی آبِ حیات
از لبانت لعل تو لعلِ بدخشان شرمسار

(۱۰) از تبسّم شُد بسم اے دلربا دل جان ما
دمبدم کُن ایں عطا صاحب سخا سلطان ما
شُد دَہن تو مخزنِ مرجان موتی آبدار

(۱۱) این چنیں گوید دلم ارچی صرف محبوب من
کس نہ بیند من بہ بینم زانکہ آں مطلوب من
بس شدم مجنون ہم مفتون عاجز عرضدار

(۱۲) فوق از ہر فوق فائق دلربا درجات تُست
نعمتِ عظمیٰ اے ارچی بر خلائق ذات تُست
فیض تو مشہور ہم معروف عالم آشکار

(۱۳) از حُسن تو اے حسیں ماہِ جبیں مسرور ما
وز نگاہِ ناز تو نازک بدن مخمور ما
جام جمشیدی دہی از دست نوری زرنگار

(۱۴) محو بدعت زندہ سُنت مصطفائی می کُنی
امتِ آخر نبی را رہنمائی می کُنی
از وُجودِ تُست عالم دین دنیا را قرار

(۱۵) در ثنائے تو چہ گویم توئی محبوب خُدا
توئی تو معشوق ماہم عاشقِ تو مصطفیٰ
از نبی انعام عالی بر خلائق خاکسار

(۱۶) چہرہ زیبائے تو شُد بے مثل بدر الدّجیٰ
اَنْتَ فی ظلمات قلبی نُور منوّر مہ لقا
پُر نزاکت ناز پرور نازنیں اے نازدار

(۱۷) پیش درسگدر فتادہ زیرپا اجمل حقیر
خستہ حالم بس شکستہ دلربا دستم بگیر
دردمندم مست مندم گرد تو پروانہ وار

شاہی قِبا

اے مبارک مہ لقا صاحب سخا صد مرحبا
حبّذا کردی عطا اے ذوالعطا شاہی قِبا

(۱) چیز شد ناچیز چوں کردی نظر صاحب نظر
باقدر گشتم کریما، ورنہ بودم بے قدر — مور را اے مہربان از مہر کردی پیل سا

(۲) چوں خلیل اللہ درآتش شدہ اندر امان
از قمیصِ آنکہ دادش از مہر رب مہربان — من شدم محفوظ حالاً از مصائب دوسرا

(۳) حضرتِ یعقوب شُد بینا قمیص از یوسفی
از وصالِ ولد یوسف رفت ازوے تاسفی — نور حاصل شُد مرا ہم چوں جُبّہ کردی عطا

(۴) حضرتِ یوسفِ شدہ محفوظ اندر چاہ اُو
رفت وحشت پُر مسرّت شد نبی اللہ اُو — من شُدم مسرور ہم چوں خرقہ دادی دلربا

(۵) با مُعطّر ہم مُعتبّر جسم نُورانی شُدہ
چون عنایت بے نہایت از خراسانی شدہ — جُبّہ پوشیدم شدم بس از زمین تا برسما

(۶) خلعتِ کردہ عطا آخوند زادہ ایں عجیب
کہتریں شد بہترین عالی زہے نوری نصیب — خاک بر افلاک گشتہ مگس را کردی ہُما

(۷) ایں اُتم احسان اے سلطان ارچی کردۂ
پا فتادہ خس خسیسِ را بُلند بر بُردۂ — کنجشک با باز نازد چوں نظر کردی شہا

(۸) نااہل بودم بسے تو اہل کردی از کرم
عشق تو مسرور ہم معمور کردہ محترم
بر شمع پروانہ وارم گرد تو نورالھُدیٰ

(۹) یا مبارک از تو دیدم صد عطاہائے عظیم
بے شبہ بے کار را باکار کردی اے کریم
تحفہء شاہی عطا شُد جُبّہ نوری پُرضیا

(۱۰) از نظر تو مست عاشق دَر وجد شاہِ زمن
حُسن تو بس پُرکشش معراج ما نازک بدن
از توجہ صاف سازی سینہ ہا صاحب سخا

(۱۱) اَنْتَ حَسْبِی اَنْتَ حِبِّی لَیْسَ غیرُكَ مَطْلَبِی
از سخاوت خویش کُن خیرات اے سرکاربی
بادشاہا از تو خواہم یک نظر ہستم گدا

(۱۲) چوں زُلیخا عشق دارم یوُسفِ محبوب مَن
چون ترادیدم شدم مشتاق عاشق گلبدن
من فدا باشم برائے خاکپایت بارہا

(۱۳) شیر مانند عشق تو بس نیم بسمل کردہٗ
بے بس وبے حس برابر شاہ بلکل کردہٗ
خوش خُرم زیں رحم ہستم دلربا ارچی عُلا

(۱۴) اے مجدّد بے مثل آخوند زادہ مہربان
فیض تو جاری شدہ از قاف تاہم قیروان
بر سُنت تعمیل داری توئی عاشق مصطفیٰ

(۱۵) نعمتِ عُظمیٰ توہستی از خُدا شاہِ جہان
دین را دلدار دلبر توئی ہستی پاسبان
بَس توئی انعام عالی از حبیبِ کبریا

(۱۶) مَن نشستم بر حصیر و توئی شاہا بر سریر
اَنَا فقیرٌ مفتقرٌ وانت لی نِعمَ النَّصِیرُ
باامیدم بَردَرت محبوبِ توئی باوَفا

(۱۷) از محبت چوں بدیدم در رُخت اے نازور
دل بگوید صاف ما ھٰذا بَشَرا بہتر بدر
رہبر اعظم کُنی سالم سراسر سینہ ہا

(۱۸) شُد نوازش بَرنہ لائق عالی نعمت ہست این
دل بگوید خواب دیدم یا حقیقت ہست این
ناز کردم بر فلک در بر چوں کردہ جُبّہ را

(۱۹) بُود اجملؔ خستہ بلکل شد مکمل باصفا
اے جزاک اللہ ارچی محسنِ من مہ لقا
بس بسا احسان کردی لا تُعد تحُصیٰ ولا

عطا کردی عصا نوری

مبارک مہ لقا منور۔ عطا کردی عصا نوری
زید بیضاء کُنی ہردم سخی سرور سخا نوری

(۱) شہنشاہِ خُراسانی۔ توئی یکتاءِ دورانی
توئی محبوب لاثانی۔ توئی مہتاب نورانی
زنُورِ تُست روشن ایں جہاں اے دلربا نوری

(۲) نہ مثلِ تُست درعالم برابر بے مثل بہتر
زفیضِ تُست اے فیّاض روشن ایں دہر دلبر
بحر عرفاں زِتو جاری شہِ نُورالھُدیٰ نوری

(۳) توئی آں طائرِ عنقا نہ بیند کس تُرا ہرگز
وراءَ الھم مقامِ تو نہ داند کس تُرا ہرگز
شہِ خوبان مہِ تاباں امام الاولیا نوری

(۴) سراپا نُور ذاتِ تُست توئی سرتاج سلطانی
بعشقِ مصطفیٰ کامل توئی محبوبِ سبحانی
شریعت را کُنی رائج شباں روزی صفا نوری

(۵) حقیقی می کُنی اسلام روشن رہنما ارچی
کُنی مخلوق را مہتر تو واصل باخدا ارچی
توئی عاشق توئی تابع تو نائب مصطفیٰ نوری

(۶) توجّہ تُست بس اکسیر اَحمر دلربا دلبر
تبسم تو مسیحائی کند اے مہ لقا منور
عنایت بے نہایت می کُنی صبح و مسا نوری

(۷) زجامِ خویش اے جانی سخاوت می کنی ہردم
زنظر خویش اے ارچی عنایت می کُنی ہردم
خزانہ کم نہ گردد تو بہ تا روزِ جزا نوری

(۸) زیارت تُست حج اکبر کُنند عاشق زِ تو حاصل
زِ نظر نیم اے ارچی کُنی تو باخُدا واصل
دہد معراج صاحب تاج ہر نازو ادا نوری

(۹) ز حُسنِ تو شوند پُر کیف عاشق اے شہِ خوبان
زِنُورِ تو منّور ہست ایں عالم مہ تابان
نمی دانم چگوں گویم برائے تو ثنا نوری

(۱۰) مَنم یک کم فہم خادم مگر نسبت مرا اعظم
غلامِ سیف رحمانم بریں نسبت بسے نازم
منم سیفی زہے خوش قسمتی قائد مرا نوری

(۱۱) رحم خواہم کرم خواہم ز تو مرہم زخم خواہم
زِ عشقِ تو مبارک مہ لقا درد و الم خواہم
چہ خوش باشد کُنی ارچی بریں اجملؔ عطا نوری

از نگاہِ ناز تُو

مست گشتند درد منداں از نگاہِ ناز تو
گاہ افتاں گاہ خیزاں از نگاہِ ناز تو

(۱) صاف شد سینہ سراسر از نظر تو ناز ور
پُر مسرّت شاہِ خوباں از نگاہِ ناز تو

(۲) نام تُو اے جانِ ما وردِ زُباں صبح و مسا
گشت روشن راہ تاباں از نگاہِ ناز تو

(۳) مَا ہمہ محتاج سائل پُر رُجا دَر درگہت
جام مئے نوشیم سیراں از نگاہِ ناز تو

(۴) چوں نوازش می کنی نازد گدا چوں بادشاہ
برسرِ اُو تاج خاقاں از نگاہِ ناز تو

(۵) فیض خالص خاص را تو عام کردی مہربان
گشت عالم سخت حیراں از نگاہِ ناز تو

(۶) ناز ور نازک بدن اے ناز پرور نازنین
شرمندہ شُد ماہ رویاں از نگاہِ ناز تو

(۷) لعل از لعلِ لبانت پُر کشش سُرخی سحر
لعل شُد لعلِ بدخشاں از نگاہِ ناز تو

(۸) عاشقان و طالبان و سالکاں زیرِ نگین

عالماں ہم زیردستاں از نگاہِ ناز تو

(۹) درچمن سرو و سمن از حسن تو اندر حجاب

شاہِ خوباں ماہِ تاباں از نگاہِ ناز تو

(۱۰) مردہ دل را زندہ کردی اے مسیحا بانظر

دردہا را گشت درماں از نگاہِ ناز تو

(۱۱) چوں نظر از ناز برداری شوند عاشق چنین

نیم کُشتاں مثل مرغاں از نگاہِ ناز تو

(۱۲) عاشقاں را پُر کُنی تو از نظر اے نامور

می شوند مدہوش مستاں از نگاہِ ناز تو

(۱۳) دستہ خالی خستہ حالی بود اجملؔ بے وقار

بے گماں گشتہ بساماں از نگاہِ ناز تو

حضرت مبارک پیرمَا

بے مثل اندر دہر۔ حضرت مبارک پیر ما
حق نما ہم حق نگر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۱) درصفت شاہِ زمن اُو مَن چہ گویم کم فہم
نُور انور سربسر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۲) ذات او تجلات دارد، شد جہاں روشن اَزو
کا القمر بہتر بدر حضرت مبارک پیر ما

(۳) درحسن دادش خُدا او را نزاکت یوسفی
شاہ خوباں خوبتر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۴) از سخا سیراب شُد زیرو زبر ایں کائنات
نورالبصر ہم دل جگر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۵) از توجّہ می شوند تجلات نوری حق نما
درگہت شُد پُر دُرر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۶) ہر سنت را زندہ داری اے مجدّد مہ لقا
نائبِ پیامبر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۷) دہن نُوری غنچہ مانند زُوشود اظہارِ حق
پُر کشش دندان دُر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۸) فیض اُو جاری شدہ از قاف تا با قیرواں
رہنما ہم راہبر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۹) در شباہت شاہِ خوبان گلعذار و گل بدن

ناز پرور ناز ور۔ حضرت مبارک پیر ما

(۱۰) گل بدن شاہِ زمن اندر چمن از تو بہار

چوں کُبک رفتار دُر۔ حِضرت مبارک پیر ما

(۱۱) مخزنِ اسرارِ سینہ ترجمانش زُو زُبان

رازداں از رازِ سر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۱۲) از عطا صاحب سخا شب روز جاری خیر اُو

اولیا دستِ نگر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۱۳) از لبانت لعل تو لعلِ بدخشان شرمسار

گل گلاب اندر فکر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۱۴) تو عدیم المثل بیشک در صباحت اے صبیح

ہست منظورِ نظر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۱۵) در ملاحت ماہ رُو تو ماہِ تاباں اے ملیح

مشتہر زیر و زبر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۱۶) در صفوفِ اولیا مرشد چُنین دارد مقام

در کواکب چوں قمر۔ حضرت مبارک پیر ما

(۱۷) اے سراج الاتقیا۔ توئی امام الاصفیا

تاج دارد تاجور۔ حضرت مبارک پیر ما

(۱۸) اے شہا، اجملؔ گدا خواہد ز تو خیرات را

دَر رُجا باچشم تر۔ حضرت مبارک پیر ما

تجلّی طور می داری

تجلّی طور می داری بزیرِ لب شہِ خوباں
تبسّم چوں می فرمائی شوند مستاں بسر قرباں

(۱) چشمِ نرگس نُما نوری ازاں نورِجہاں روشن
زِ نظرِ تُست اے نازک بدن روحِ رواں روشن
دہی پُر جام صبح و شام در درگہ عجب عرفاں

(۲) بسے بے دام اندر دامِ تو ارچی گرفتارند
چناں مسرور فرمودی رہائی زاں نمی خواہند
بگردِ تو بسے رقصاں گہے افتاں گہے خیزاں

(۳) منم بے زرخریدہ تو و من بے دام بدامے تو
فتادم طوق در گردن نوشتم نام بنامے تو
زہے منظور کردی چوں فتادم دست در داماں

(۴) لبانت لعل لاثانی ازاں سرخی سحر گیرد
عشاقِ مست از مئے خانہ تو مستی بسر گیرد
نگاہِ ناز پرور از نزاکت تُست گل نازاں

(۵) پسینہ تو دہد خوشبوء ہر گل تا حسیں ماند
معطّر شد ہمہ گلبن صبا نغمہ تُرا خواند
ہمہ سُو می نماید بس سخاوت تو سخی سلطاں

(٦) عدیم المثل محبوبی زِ آمد تو بہار آمد
کرامت تو کریم النّفس در گلبن نخار آمد

جہاں روحانیت تاباں زِنورِ تو مہِ تاباں

(٧) شہنشاہِ خراسانی مجّدد ماہِ دورانی
بسر تو تاج سلطانی توئی محبوب ربّانی

امام الاولیاء ارچی توئی سلطان ایں دوراں

(٨) رضائے تو برائے ما رضائے مصطفیٰ مدنی
کہ محبت تُست بس محبت حبیبِ کبریا مدنی

جماعت سیفیاں برذات تو بیحد بسے شاداں

(٩) منم بُردہ بِلا قیمت توئی حاکم منم خادم
شدم صافی صفا سیفی بریں نسبت بسے نازم

زِنظر خویش اے ارچی کُنی ہر درد را درماں

(١٠) زِشمعِ نور تو نازک شوند پروانہ پَر سوزان
کماں اَبرو چوں برداری شکار آیند شہبازاں

بحلقہ گوش می گیری بہادر شیر دل شیراں

(١١) خسیسِ خس مثل اجملؔ فتادہ زیر پائے تو
من آں بلبل کہ از باغِ ارم نغمہ سرائے تو

مگس را از کرم کردی ہُما شاہِ شہنشاہاں

مبارک میر مار چی

مجدّد دلربا دوراں۔ مبارک میر ما ارچی
گلِ خندان دربستاں۔ مبارک میر ما ارچی

(۱) نوازش چون می فرماید زِ نازِ خویش آں خوشتر
قلب رامی کند روشن نظر چوں می کند سرور
کُند ہر درد را درماں۔ مبارک میر ما ارچی

(۲) بحُسنش ہیچ ہمسر نیست یکسر در دہر اندر
کمالش او بسے برتر رُخش او کا القمر منور
لبش لعلِ مثل مرجاں۔ مبارک میر ما ارچی

(۳) کُند از تاب خود بے تاب ایں مہتاب دورانی
بہ پیشش ماہ رویاں می کُند سر در گریبانی
شہِ خوبان مہِ تاباں۔ مبارک میر ما ارچی

(۴) زِ خُلقش مَن چہ گویم بس کہ خُلقش اُو اتم اعلیٰ
فراواں فیض می دارد عطایش اُو بسے بالا
شمع شعشاں سخی سلطاں مبارک میر ما ارچی

(۵) مُطیعِ اُو شدہ خلقت کَشاں عرب و عجم آیند
کشش دارد چوں مقناطیس قرباں بر قدم آیند
تُرک تاجیک سر گرداں۔ مبارک میر ما ارچی

(۶) زِ نظرش نیم بسمل صد اندر دربار ما دلبر
زِ عشقِ مصطفائی می دہد پُر جام آں سرور
بسے مستان در وجداں۔ مبارک میر ما ارچی

(۷) زہے دیدار آں دلدار بس معراج سالک را
زیارت اُو حجِ اکبر کند بر اوج عاشق را
مثل پرواں بسر قرباں۔ مبارک میر ما ارچی

(۸) بہ پیشِ از عطائے تو مرا کشکول در دستم
بسر تو تاج سلطانی منم محتاج تو ہستم
کشادہ کردہ ام داماں۔ مبارک میر ما ارچی

(۹) توئی تختِ نشیں برتر منم خاکِ نشیں احقر
سخی سرور منم کمتر۔ اَمَّاالسَّائِلَ فَلَا تَنْہر
عنایت تُست بے پایاں۔ مبارک میر ما ارچی

(۱۰) توئی فیّاض نورانی۔ منم بے سروِ سامانی
حُسن داری تو لاثانی۔ شہنشاہِ خُراسانی
نہایت نازور نازاں۔ مبارک میر ما ارچی

(۱۱) زِ خَس کمتر بسے بلکل زِ نظر تُست شُد اجملؔ
رُجا دارم بذاتِ تو کمالِ خود کُنی اکمل
مرا تو کعبہءِ عرفاں۔ مبارک میر ما اچی

بر قدم تو سر فدا

مرحبا محبوب مرشد ما مبارک مہ لقا
از وُجودت شُد جہاں روشن سراسر باصفا

(۱) سینہ ہا را صاف سازی از نظر صاحب نظر
از قدومت دلربا آمد بہار اندر دہر
شد جہاں روشن زنورِ تو شہِ نُورُالھُدیٰ

(۲) از توجّہ باتبسّم می دہی پرواز تو
می رسانی سالکاں را بر عُلا ممتاز تو
اے سراج الاصفیا ہستی تو تاجُ الاولیاء

(۳) چہرۂ زیبائے تو معراج مشتاقاں بود
ہر کہ بیند یک نظر سرشار مستانہ شود
جامِ عرفاں پُر دہی اے دلربا صاحب سخا

(۴) فیض تو جاری وساری ہست اندر شش جہات
از کرم تو اے کریما شد منّور کائنات
پُر مسرت دل شود از دید تو اے دلربا

(۵) صد شکر من سیفیم نسبت بریں نازم بسے
منکشف شد از نظر اندر دلم رازم بسے
اے جزاک اللہ ارچی برقدم تو سر فدا

(۶) فیض تو فیّاض عالم آشکارا درجہاں
می شود نازل سکینۃ از نظر تو مہرباں
زلف تو کردہ معطر ہم نسیم وہم صبا

(۷) از نظر تو نازور حاصل شود کوثر کثیر
دمبدم محظوظ باشد از عطا سائل فقیر
از برائے خاکپایت شد فدا اجملؔ گدا

چشم تو مخمور دائم در خمار

اے حبیبا چشم تو مخمور دائم در خمار
مے کنی از مژگان شہزور شیراں را شکار

(۱) زلف داری عنبریں شد زُو خجل مشکِ خُتن
از قدم تو در بزم مہکار آمد گلبدن
مشک بو گیسوئے تو ہم مشک ناب و مشکبار

(۲) بے مثل ناز و ادا داری حسن اے اعلیٰ ذات
نور تو کردہ منوّر شش جہات و کائنات
ناز پرور نازنین نازک بدن نازک نگار

(۳) قرّۃ العینین ارچی سیّدِ سرکار مَن
دائما دیدار تو معراج ما دلدار مَن
صرف می خواہم رضا تو اے شہِ والا وَقار

(۴) عشق تو در دام کردہ نام تو وردِ زبان
در ذکر یا در فکر بس ایں تصوّر ھر زمان
ایں شغل صبح و مسا دارم زہے لیل و نہار

(۵) چہرۂ تو کالقمر بہتر بدر اے ماہ رُو
چوں بیائی در چمن شرمندہ گلہا پیش تو
از حسن تو گلبدن شد ایں جہاں باغ و بہار

(۶) از تصور تو منوّر سینہ مَن اے ماہتاب
تاب تو بیتاب کردہ عاشقاں را اے جناب
گلشنِ دل از نظر رونق نُما ہم پُر نخار

(۷) یاد تو در دل، جمالِ تو ہمیشہ در نظر
می گذارم زندگی ایں ہم چنین شام و سحر
بر قدم والا ہشم تو بارہا باشم نثار

(۸) خوش صباحت ہم ملاحت ایں حسیں اوصاف تو
ماہ کامل چاردہ چہرہ مبارک صاف تو
ہر کہ بیند می شود عاشق عجب دیوانہ وار

(۹) مہ لقا محبوب مَن صاحب حسن صاحب کمال
از نظر مفتون ہم مجنون کردی این جمال
می کُند طوّاف اَجمَلؔ گرد تو پروانہ وار

مبارک تحفۂ یزدان

تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ

حسیں چہرہ زہے تاباں۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ
عجب معراج مشتاقاں۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ

(۱) چہ خوش قسمت چنیں نسبت کہ با عظمت میسّر شُد
غلامِ سیف رحمانم مرا تقدیر بہتر شُد
منم سیفی بریں نازاں۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ

(۲) حسیں شہر مدینہ ہست من دروے مکیں ہستم
وسیلہ مرشدم آخوندزادہ را حسیں دارم
تصوّر زین شوم شاداں۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ

(۳) بہر خیرات می خواہم طفیلے پیر ارچیِ مَن
دہد محبوب مدنی ہم وسیلے پیر ارچی مَن
بنسبت این شوم نازاں۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ

(۴) مجّدد ماہِ دورانی ز تو تجدید تابانی
منوّر کردۂ عالم، کہ ذاتِ تُست نورانی
مبارک تحفۂ یزداں۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ

(۵) توئی مرکز توئی محور ز تو شد دین ایں منور
جزاک اللہ عَن اُمت رسول اللہ اے سرور
کہ حُسنت زینتِ دوراں۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ

(۶) سراپا پُرخطا **اجملؔ** سراسر تو عطا پلپل
مرا تو جان ایمانی بہ پیشت شد بندہ بسمل
جزاک اللہ از رحماں۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ

(۷) بسے خستہ اگر **اجملؔ** مگر سرتاج سلطانی
کہ ہستم خاکروبم آں شہنشاہِ خراسانی
منم کمتر گدا اگر آں۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ

مبارک پیر مرشد من

مبارک پیر مرشد من۔ خُراسانی ست لاثانی
نہایت در بدایت می نماید راز روحانی

(۱) زہے آخوند زادہ پیر ارچی من سبحان اللہ
ولی اللہ کامل ہست شہ قیّومِ دورانی

(۲) مُسلّم شد مقامِ مجّددیت محبوب مرشد را
بزیبد بر سرش بہتر بلاشک تاج سلطانی

(۳) نمی گویم کہ من ہستم۔ ولیکن ہست مرشد مَن
عطا کرد است ذرّہ را بیک لحظہ این تابانی

(۴) نمی دانم کجا ہستم ولیکن نور می بینم
عنایت کرد ایں نعمت مرا مرشد بآسانی

(۵) بدو مجلس نوازش این چنین فرمود پیر ارچی
کہ کردہ سینہ را روشن بنظرِ ناز نورانی

(۶) عطا ہا داد بے انداز پُر کرد است دامن را
سفر کردم ز صوبہ سندھ مَن بے سر و سامانی

(۷) غلامم از غلامانِ شما محبوب مرشد مَن
اگر مقبول سازی تا رسم بر اوج شاہانی

(۸) کرم کردی فدا سازم برائے خاکپایت سر

نہ ہرگز حق ادا باشد کُنم صد بار قربانی

(۹) جمالُ الدّین سیفی ہست، از ادانیٰ غلامانت

چہ خوش باشد اگر وے را غلامِ خویش خود خوانی

(۱۰) جزاک اللہ نوازش کرد بر سگدر بریں بدتر

یسّر شد بہ اجملؔ آں نہ شد میسر بخاقانی

کشش تو بے صبر کردہ

کشش تو بے صبر کردہ بزودی آمدم دلبر
گرفتہ بے قراری مست گشتم اے مہ منور

(۱) لبت لعل بدخشانی۔ دُرر دندان نورانی
زنورِ تو جہاں روشن شہنشاہِ خُراسانی
منم خاکِ نشیں کمتر توئی تختِ نشیں برتر

(۲) دُرِّ یکتائے نورانی۔ نمی بینم تُراثانی
زتابِ توشدم بے تاب اے مہتاب دورانی
بہ جلوہ تو دلم مشتاق۔ شد اے رہنما رہبر

(۳) توئی بس یوسفِ ثانی شینِدم آن تُرا دیدم
چشم نرگس کماں ابرو باُلفت تو شدم مستم
توئی محبوب لاثانی نہ مثلِ تُست کس دیگر

(۴) بعشقِ تو شدم معمور چوں منظور فرمودی
نظر کردی بحالِ مَن بسے مسرور فرمودی
عشق دادی صدق دادی، درد دادی سخی سرور

(۵) دلم بُردی وَ دلداری ہے کردی جزاک اللہ
غم دادی و غمخواری ہے کردی جزاک اللہ
عدیم المثل ذاتِ تُست نمی دانم تُرا ہمسر

(٦) بُحسنِ توشدم مفتون ہم مجنوں شہِ خوباں
زِنورِ تو دلم روشن شدم شاداں مہِ تاباں
عجب احسان لاثُھیٰ کہ فرمودی بریں بدتر

(۷) بودم ناکام شدم باکام۔ کریماچوں کرم کردی
نوازش شد بحالِ زار مَن راحم رحم کردی
بسا احسان فرمودی مبارک مہ لقا مہتر

(۸) بدستِ تو نظر دارم۔ بفیضِ تو اثر دارم
زِتیر مژگان ارچی زخم ایں برجگر دارم
گدا اجملؔ فدا بلکل فتادہ پیش درسگدر

امامِ سیفیاں کامل

امامِ سیفیاں کامل مکمل مہ لقا ارچی
مبارک میر مرشد ما معظّم مقتدا ارچی

(۱) شہنشاہِ خراسانی مجدّد ماہِ دورانی
مقامِ در ولایت اوست تاج الاولیا ارچی

(۲) اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ ہست
زِہے تفسیر باتنویر آں آیۃ صفا ارچی

(۳) شہِ خوبان مہ تاباں مثل اونیست در دوراں
بہ یک لحظہ فنا حاصل رساند بابقا ارچی

(۴) منّور شد زِ نورش راہ روحانی بآسانی
نظر از ناز بردارد چوں دلبر دلربا ارچی

(۵) عجب ایں قافلہ سیفی رسد اندر حرم یکدم
کہ میر کارواں مارا حبیبِ کبریا ارچی

(۶) دوپارہ دل مخالف راچوں بیند سیف رحمانی
مدامی فی امان اللہ باشد جان ما ارچی

(۷) پناہش باد از پرور کہ مِن شرِ حاسدٍ فاسد
کہ امت مصطفیٰ را ہست بہتر پیشوا ارچی

(۸) خدا محفوظ ہم مامون کُن آخوندزادہ را
که مارا هست ایں ماویٰ وملجا دوسرا ارچی

(۹) شکر حق راعطا کرد است ایں نعمت اتم اعلیٰ
بریں نازیم ماسیفی که مارا رہنما ارچی

(۱۰) کنم یک جاں اگر قرباں چہ کردم کاشکی حاشا
برائے حق ادا باشد کنم صد جاں فدا ارچی

(۱۱) چہ گویم کم فہم من صاف اوصافِ حمیدہ اُو
منم از خاکپایش اوست محبوبِ خدا ارچی

(۱۲) بعالم ہر طرف بنی جماعت سیفیان سالم
که قائدایں جماعت بے مثل صاحب سخا ارچی

(۱۳) بسے مضبوط محکم ہست مرکزایں جماعت را
که مرجع طالبانِ حق حبیبِ ما زہا ارچی

(۱۴) منم بس بدترین وکمتریں اندر جماعت ایں
شوم شادان چوں بینم شہ شمس الھُدیٰ ارچی

(۱۵) توجّہ باتبسُّم خاص بر اجملؔ کند مرشد
دلم گوید جزاک اللہ سراپا ذُوالعطار ارچی

بے مثل داری حسن

بے مثل داری حسن اے گلبدن اے گلعذار
از قدومت درچمن شاہِ زمن آمد نخار

(۱) از زلف توچوں گذر آرد نسیم وہم صبا
می کند خوشبوئے زلفت جابجا معطر فضا
تاب تو بے تاب کردہ سینہ ہا را تابدار

(۲) مظہر نورِ جمال اللہ ہستی پر ضیا
شاہِ خوبان ماہِ تابان بے مثل اے مہ لقا
شد منور این دہراز یک نظر تو نامدار

(۳) در ولایت بادشہ ہستی بلاشک بے بدیل
بے مثل اندر جلالت ہم جمالت اے جمیل
اے شہنشاہِ خراسانی مقامت عُلوَ دار

(۴) از تبسّم عاشقان را می دہی معراج تو
در حسن شاہِ زمن اے سرور و سرتاج تو
اے عدیم المثل تومحبوب من نازک نگار

(۵) ازنگاہِ ناز کردی سینہ ہا را چاق مست
اے شہِ خوباں می بینم گرد توعشّاق مست
درجہاں محبوبیت، مطلوبیت تو تاجدار

(۶) شد مسلّم بادشاہی در ولایت مرتُرا
توئی یکتائے زمانہ اے مجدّد مہ لقا
از شرف تشریف تو گلشن ولایت را نخار

(۷) از تجلّی حسن تو عاشق مدامی مست حال
وز کمالِ خویش واصل می کنی واصل بحال
ہم شوند در دام زلفت اے شہا شائق شکار

(۸) منکشف بر سینہ ہا تو می کنی رازِ اَلست
چون دہی پُر جام سالک می شوند بے حال مست
گاہ افتاں گاہ خیزان عاشقانِ دلفگار

(۹) می کند رخسار پُرانوار روشن کائنات
چوں نظر از ناز برداری دہی آبِ حیات
از لبانت لعل تو لعلِ بدخشاں شرمسار

(۱۰) از تبسّم شُد بسم اے دلربا دل جان ما
دمبدم کُن این عطا صاحب سخا سلطان ما
شُد دہر تو مخزنِ مرجان موتی آبدار

(۱۱) فوق ازہر فوق فائق دلربا درجات تُست
نعمتِ عُظمیٰ اے ارچی بر خلائق ذات تُست
فیض تو مشہور ہم معروف عالم آشکار

(۱۲) از حُسن تو اے حسیں ماہِ جبیں مسرور ما
وَز نگاہِ ناز تو نازک بدن مخمور ما
جام جمشیدی دہی از دست نوری زر نگار

(۱۳) محو بدعت زندہ سنت مصطفائی می کُنی
اُمتِ آخر نبی را رہنمائی می کُنی
از وجودِ تُست عالم دین دنیا را قرار

(۱۴) در ثنائے توچہ گویم توئی محبوبِ خدا
توئی تو معشوق ماہم عاشقِ تُو مصطفیٰ
از نَبی انعام عالی برخلائق خاکسار

(۱۵) چہرہ زیبائے تو شد بے مثل بدر الدُّجیٰ
اَنْتَ فِی ظُلمات قلبی نور منور مہ لقا
پُر نزاکت ناز پرور نازنین اے ناز دار

(۱۶) ایں چنین گوید دلم ارچی صرف محبوب من
کس نہ بیند مَن بہ بینم زانکہ آن مطلوب مَن
بس شُدم مجنون ہَم مفتون عاجز عرضدار

(۱۷) پیش درسگدر فتادہ زیرپا اجملؔ حقیر
خستہ حالم بس شکستہ دلربا دستم بگیر
دردمندم مست مندم گرد تو پروانہ وار

مجدّد اُو عصر حاضر

مبارک پیر مرشد ما منوّر مہ لقا مہتر
شہِ خوبان مہِ تابان مجّدد اُو عصر حاضر

(۱) حسین صورت وخوش سیرت کہ ذاتش اوست باحشمت
کند مسرور ہم معمور دلہا بانظرِ انور

(۲) تبسّم تو بسم کردہ دلم بُردہ و خوش کردہ
بسا احسان فرمودی زہے اے دلربا دلبر

(۳) بصد صد جان شوم قربان نوازش کرد بے پایان
کند از خاک تا افلاک یکدم رہنما رہبر

(۴) چشم نرگس کمان اَبرو کند عاشق فدا صد جان
توجّہ باتبسم چوں کند صاحب سخا سرور

(۵) دہد پُرجام صبح و شام شود باکام ہر عاشق
بگیرند عام این انعام زِمُرشد خوش لقا خوشتر

(۶) زہے مہتاب عالمتاب زِنورش شُد دہر روشن
شکر ایں نعمتِ عظمٰی بآسانی شدہ میسّر

(۷) نہ مثلش در زمین اُورا۔ جہاں زیرِ نگیں اُورا
مقامش لامکان اُورا چہ گویم شان اوبرتر

(۸) غلامم از غلامانش بلا حد بار احسانش
عجب اعلیٰ اُتم شانش ابر رحمت مرا بر سر

(۹) عجب محبوب مَن مرغوب تاج الاولیاء ارچی
منم کمتر ز صحبت او شدم برتر لبسے بہتر

(۱۰) ز تو خیرات می خواہم بسا امیدہا دارم
مرا کشکول دردستم اَمَّا السَّائِلَ فَلاَ تَنْہَر

(۱۱) منم بس بے بضاعت در جماعت یک نظر خواہم
لبسے غمدل شدہ اجملؔ فتادہ پیش درسگدر

واشدہ رازِ نحنُ اقرب

واشدہ رازِ نحنُ اقرب زِ نظرِ تو نگار
شد دلم تفسیر آیۃ وَھُوَ معکم آشکار

(۱) فیض از فیّاض عالم شد میسّر معرفت
وَز شریعت درس دلبر می دہی باعاطفت
از توجہ نورِ وَحدت می نمائی بار بار

(۲) سیف الرّحمان نام نامی در جہاں مشہور است
این دَہر از ذات اُو معمور ہم مسرور است
شاہِ شاہاں ایں جھان از تاب اوشد تابدار

(۳) ہر کہ بیند جلوۂِ تو مست باشد بے خبر
راز ظاہر بر دلش باشد سراسر صاف سِر
دل بود پُر درد اُو چشمش مدامی اشکبار

(۴) از تجلّی تُست حاصل عاشقان را اضطراب
می دہی پُرجام صبح و شام اے عالیجناب
اے سخی سرکار در دربار عاشق درخمار

(۵) ازیکے صحبت نمائی لامکاں لاحوت را
دور داری سالکاں را از نظر ظلمات را
جام جمشیدی بدستِ تُست اے عالی وقار

(٦) اے شہا صاحب سخا بہرِ خُدا منظور کُن
غمزدہ غمگین ہم معصوم دل مسرور کُن
اے برائے خاکپایت می کُنم صد جان نثار

(۷) در حُسن تو دلربائی بے مثل ھستی حسین
نازبے انداز داری ناز پرور نازنین
دید تو مجنون ہم مفتون کردہ صد ہزار

(۸) اے زیارت تُست حجِّ اکبر و معراج ما
سیفیان را قائد و دمساز تو سرتاج ما
اے مجدّد مہ لقا آخوندزادہ نوردار

(۹) چون نمائی چہرۂ زیبائے خود مثل البدر
طلعتِ تو تاب دارد کالقمر نور البصر
مشتری طالع تُرا عالی شہا اورنگ دار

(۱۰) نام مَن از نام تو اندر جہان شد مشتہر
برقدم باشم فدا توئی مرا نُورِ نظر
اے اَطَال اللہ عمرك این دُعَا از کِرد گار

(۱۱) مے نوازی بادشہ تواز نوازش بے حساب
ازفیاضی خویش فائق می کنی صد کامیاب
عالمِ روحانیت از فیض تو دارد نخار

(۱۲) شاہِ خوباں خوبتر بہتر بلاشک بے مثل
ماہِ تاباں تاب دارد در حسن آن بے بدل
ناز پرور نازور نازک بدن آں نامدار

(۱۳) بے قدر اجملؔ بسر رہبر تو کردی باقدر
من مثل سگدر اے سرور پیش در تو راہبر
تختِ شاہی تو نشستہ عاجزم من عرضدار

بدامن اُو مَرا دستم

تصوّر ہم تفکّر تُست غالب بَردلم دائم
تُرابس قبلۂ کونین ہم دارین می دانم

(۱) کُنی پُرکیف تو لاریب دل جامِ زمئے مستی
مماثل مہ لقا تو مہربان دیگر نمی دانم

(۲) شریعت ہم طریقت شد ز تو روشن دہراندر
توئی نورِہدایت از برائے امتِ مسلم

(۳) بحُسنِ اُوشدم بے تاب دل مدہوش مستانہ
مبارک مہ لقا دلبر بدامن اُو مرا دستم

(۴) عجب ارچی گلِ از گلستانِ مصطفیٰ ﷺ مدنی
زخوشبویش منم مستان ہم حیران مدہوشم

(۵) زیارت تو مرا معراج صاحب تاج حج اکبر
خیالِ از وصالِ تو دوامی دل اندر دارم

(۶) بشعورِ من خیالِ تو بمانند گل اندر خوشبو
منم بلبل کہ از باغِ ارم ہستم ثنا خوانم

(۷) توئی محبوب توئی مرغوب توئی مطلوب من دلبر
مَحوِ در ذات تو ہستم کہ غیر از تو نمی دانم

(۸) بعشقِ تو نگارم چوں بہ پیشت نیم بسمل ام
بشمعِ حُسن تو ارچی مثل پروانہ پُرسوزم

(۹) دلم افسردہ ہم خستہ مثل بے جان چون مردہ
اشارہ قم باذن اللہ فرمودی زندہ گشتم

(۱۰) تبسّم تو مثل آبِ حیات آمد برائے ما
ازیں خیرات مستاں را مسیحائی کُنی جانم

(۱۱) جہاں روشن زنُورِ تو، شدہ زیرو زبر دلبر
کہ ذاتِ تست تابان چوں بمثلِ آفتاب عالم

(۱۲) جُرعۂ از جام عشقِ تو بزم بے تاب تابندہ
طراوت تازگی بخشی سخاوت این کُنی ہردم

(۱۳) توئی مہتاب عالمتاب منم بے تاب بہ تابِ تو
زنورِ تو منّور شُد جہاں ہم جانِ مَن جانَم

(۱۴) رُخِ زیبائے تو باشد بدیدن چشم مَن باشد
نظارہ در نظر باشد رود ازجان چوں جانم

(۱۵) سلامت سایۂ تو برسر ما سیفیان باشد
اطال اللہ عُمرت این چنیں خواہم دعا ہردم

(۱۶) بہر تاباں شہِ خوباں مجدّد ماہِ ایں دوراں
توئی ملجا توئی ماویٰ برائے ما بدوعالم

(۱۷) مقدّر من زِ پرور شد میسّر آں لبسے بہتر
غلامِ سیف رحمانم برین نسبت لبسے نازم

(۱۸) چہ خوش قسمت زِہے اجملؔ غلامِ سیف رحمانم
شکر کردم چنین رہبر بدامن اُو مرا دستم

می رُبائی ہوش حاذق

می رُبائی ہوش حاذق را زِ تجلی تابدار
اے حسین ماہِ جبین نُورالمبین اے نامدار

(۱) سرنگون خوباں ہمہ درپیش تو عالی عجیب
درصباحت یا ملاحت توئی دُرِّ یکتا حبیب
از نزاکت تُست ارچی دور حاضر رانخار

(۲) دُرِّ سُفتش کس نداند درثنایت اے شہا
درجہ تو در لامکان عالی عُلا بے انتہا
ازفہم اِدراک بالا ذات تو اے ذی وقار

(۳) مظہر نورِجمال اللہ تو صاحب جمال
نام داری در نوازش بے مثل کامل کمال
چشم تو نرگس نُما مخمور دائم در خمار

(۴) ہر کہ بیند می شود بے زر خریدہ چون غلام
از کشش کافی کشیدہ خودبخود آیند بدام
گرد تو بینم بسے افتادگاں پروانہ وار

(۵) زلف ہائے عنبریں درپیچ او داری کمند
صد بہادر یا دلاور شیر دل آیند ببند
توئی احسن توئی محسن توئی اعلیٰ حسن دار

(۶) درمیانِ اولیاء تو کَاالقَمر بہتر بدر
چون ستارہ اولیا تو برصدر والا قدر
شد میسر مر تُرا اندر ولایت اقتدار

(۷) چہرۂ زیبائے پُرانوار داری دلربا
نُور توکردہ منّور ہر طبق زیر و عُلا
عنبریں گیسوئے توکردہ جہان را مشک بار

(۸) بے مثل بہترا اے سرور کُن نظر برحال ما
تاشود برتر بسے ہرحال ما احوال ما
اے سخی سلطان کُن احسان براُمید وار

(۹) از قدم پاکت جہاں رازیب زینت باصفا
سینھا پُرکیف کردی از نظر صاحب سخا
درد توکردہ مبارک عاشقاں را اشکبار

(۱۰) ازنقاب آید بروں چوں چہرۂ زیبائے تو
دل دہد آواز ماھٰذا بشرا تجلائے تو
در تحیّر حاشاللہ گوید ایں ہر دلفگار

(۱۱) دُور از دوران این ظلمت و غفلت می کنی
محو بدعت بے شبہ احیاء سنت می کنی
سیف تواے سیف الرحمٰن از فیوضِ ذوالفقار

(۱۲) حضرتِ یوسف شنیدم یوسفِ ثانی توئی
بے مثل ہم بے بدل شاہِ خراسانی توئی
درحسن اے دلربا برتر توہستی تاجدار

(۱۳) از توجّہ حق نمائی بر دلِ تجلائے طور
سینہائے قرب معکم می نمائی در ظہور
اے جزاک اللہ ارچی عن جماعت بیشمار

(۱۴) تاب ہجرۃ تو حبیبا کرد دوپارہ دل جگر
دلربا دیدار تو معراج مشتاقان بسر
مایہء ما ناز ہستی برتو مارا افتخار

(۱۵) عظمتِ داری چنین کس لیس مثلک در دہر
ہرکہ بیند مرتُرا اُومست باشد بے خبر
زلف مشکیں می کنند بس شائقان رادر شکار

(۱۶) دمبدم تجلات تو درجات عالی می دہند
ازفیوضاتِ خصوصی سالکاں برتر رسند
از زیارت تو میسّر حجّ اکبر بار بار

(۱۷) اے مجاہد ملتِ اسلام را تو شادباد
اے مجّدد ماہِ دوران مہ لقا آباد باد
سیفیان را این دعاء و عرض از پروردگار

(۱۸) چُون وَزَد بادِصبا از زلف توعالی عظیم
درگلستاں تازگی آرد ازاں نوری نسیم
موج مستی گل کند از آں ہوا برشاخسار

(۱۹) یاد دارم مرتُرا صبح و مسا اے مہ لقا
کن نظر اے ناز پرور تاشوم من برَملا
از ذکر تو دلربا دل می شود باغ و بہار

(۲۰) دید تو اے دلربا کردہ دو پارہ دل جگر
انت ساکن فی فُوادی لیس مثلك دردہر
عاشقان رامی دہی تو پُر پیالہ زرنگار

(۲۱) درد مندم از تو خواہم جام جامی کوثری
ذات تو موصوف اندر دلربائی دلبری
پیش تو کشکول دارم عاجزم ہم عرضدار

(۲۲) بر سریرِ شہنشاہی تو نشستہ اے امیر
حال زارم مَن می دارم خاکسارم ہم حقیر
گنج شاہی تو می داری سائلم من بار بار

(۲۳) نیم بسمل ہست اجمؔل پیش تو کردست دل
جام دہ از عشق خود مدہوش باشد مست دل
برقدم پاکت کنم آخوندزادہ جان نثار

مست کردی از نظر

مست کردی از نظر اے ناز پرور تنگدار
از شرف تشریف تو اندر جہاں آمد بہار

(۱) شد منور این دہر از نور تو اے نازنین
دست بستہ پیش تو بینم حسینانِ ہزار

(۲) از حُسن تو ایں زمن شُد پُر ضیا نورالھُدیٰ
ایستادہ پیش تو سائل سلامی بیشمار

(۳) چہرۂ زیبائے تو ماہِ منوّر کالقمر
فی قلوب العارفین طلع البدر بانور دار

(۴) برزمیں توئی حسیں نُورالمبیں ماہِ جبین
سینہ ہا روشن کُنی از تاب خود اے تابدار

(۵) چشم نرگس ناز دارند دل ربودند از نظر
تیر مژگاں چوں اندازی می شوند شاہان شکار

(۶) در سخاوت بے بدل حاتم بہ تو دستِ نگر
دامن پُر می دہی تو اَز عطا عالی وقار

(۷) ذات تو تجلات دارد زُو منور شش جہات
فیض تو فیاض عالم بحر مانند بے کنار

(۸) دلبرا دلدار داری دلربائی دل نواز
نعمتِ عظمٰی تو عالی برجہاں از کردگار

(۹) توئی کامل درکمالِ عشق مدنی مصطفٰی ﷺ
زانکہ در اتباع کوشش می کُنی والا تبار

(۱۰) در وجد در پیش تو بینم بسے مجذوب مست
گاہ افتان گاہ خیزان خوب باشد درخمار

(۱۱) نور غبغب در ذقن لعلِ لبانت لعل گل
پیش قدمانت می باشد کہکشان در انتظار

(۱۲) خوب تر رفتار تو مثلِ کُبک اے نازنین
پیش قد مانت می باشد کہکشاں درانتظار

(۱۳) صدگدا جانِ فدا آں عاشقاں درپیش تو
سربسر زخمی جگر ہم چشم تر پُر اشکبار

(۱۴) سائل آیند از تو خواہند داں از دیدار تو
کیف تو پُرکیف مستی می دہد کیف و قرار

(۱۵) غنچہ ہائے گل شوند چوں ناز برداری نظر
درچمن از آمدن تو جانِ مَن آید نخار

(۱۶) غمزۂ تو بے بدل ناز و ادا عشوہ گری
غم دلم از عشق تو اے جانِ من مجنون وار

(۱۷) ہست اجملؔ مست بلکل نیم بسمل پیش تو
خنجرِ ابروئے تو کردہ دلم را دلفگار

چہ خوش گل گفت بلبل را

چہ خوش گل گفت بلبل را بحسنِ من اے دیوانی
فراموشم کنی بینی شہنشاہ خراسانی

(۱) منم بر شاخ کاں صد خارہا دارد بگردِ خویش
مگر در گلشنِ سیفی ہمہ گلہائے نورانی

(۲) مرا ہستی صرف ساعت شوم از بعد افسردہ
مبارک مہ لقا دارد بحُسنِ خوب تابانی

(۳) مرا خوشبوءِ تابنی نزاکت صرف دم دارم
مگر مہکار در کونین از محبوبِ سُبحانی

(۴) جہاں روشن زِ نورش شُد منوّر کرد عالم را
بیا بلبل دمے بینم شہِ خوباں خُراسانی

(۵) تبّسم چوں می فرماید شوند بے تاب صد دلہا
جمالِ اُو جہاں آرا فضا را زُو فروزانی

(۶) عطایش عام در عالم منوّر شش جہات ازوے
نظر از ناز بردارد دہد معراج روحانی

(۷) کہ گیسویش عنبر باراں معنبر ساخت تہِ بالا
حبیبِ کبریا ارچی طبیب القلب لقمانی

(۸) کسے بیند دلش گوید کہ مَاھٰذا بشرا بلکل
ملائک مہ لقا منور سراپا نور لاثانی

(۹) مُسَلَّم شُد حکومت در ولایت آں مہ عرفان
مقامِ لامکاں دارد مجّدد ماہِ دورانی

(۱۰) بحر الطاف بے پایاں سخاوت بے مثل دارد
دہد پُرجام صبح و شام در دربار شاہانی

(۱۱) بہ شُد کونین شُہرت اُووَ ہَر بزمش ستایش او
تعارف اوچہ گویم ھست ہر سویش ثناخوانی

(۱۲) حسیں چہرہ منوّر کاالقمر بس نورآں جانی
زِ مشرق تا بہ مغرب شُد حسیں تجلات نورانی

(۱۳) زِ دنداں دلربا عالی نزاکت دُرعدن گیرد
عدیم المثل رُخ زیبا کہ مظہر نور یزدانی

(۱۴) حبیبِ مَن حُسن دارد، نزاکت زوچمن دارد
شرمسار از لبانش لعل شُد لعلِ بدخشانی

(۱۵) ہمہ خوبَاں تعالیٰ اللہ زتشریفش بہار آید
امام الاولیا ارچی بسر تو تاج سلطانی

(۱۶) ثنائے اُو چساں گوید سراسر بے عقل اجمؔل
کہ ذاتِ اُو اتم اعلیٰ وراء از فھم انسانی

مبارک مہ لقا ارچی

مجدّد دلربا دوراں مبارک مہ لقا ارچی
گلِ خندان دربستاں مبارک مہ لقا ارچی

(۱) نوازش چون مے فرماید زِنازِ خویش آن خوشتر
قلب رامی کند روشن نظر چوں می کُند سرور
کُند ہر درد را درمان۔ مبارک مہ لقا ارچی

(۲) بہ حُسنش ہیچ ہمسر نیست یکسر در دہر اندر
کمالش او بسے برتر رُخش اُو کا القمر منور
لبش لعلِ مثل مرجانِ مبارک مہ لقا ارچی

(۳) کُند از تاب خود بے تاب ایں مہتاب دورانی
بہ پیشش ماہ رویاں می کُند سر در گریبانی
شہِ خوباں مہِ تابان۔ مبارک مہ لقا ارچی

(۴) زِ خُلقش من چہ گویم بس کہ خلقش اُو اتم اعلیٰ
فراواں فیض می دارد عطایش اُو بسے بالا
شمع شعشاں سخی سلطان۔ مبارک مہ لقا ارچی

(۵) مُطیعِ اُوشدہ خلقت کشاں عرب و عجم آیند
کشش دارد چوں مقناطیس قرباں بر قدم آیند
تُرک تاجیک سر گرداں۔ مبارک مہ لقا ارچی

(۶) ز نظرش نیم بسمل صد اندر دربار ما دلبر
زِ عشقِ مصطفائی می دہد پُر جام آں سرور
لبسے مستان در وجدان۔ مبارک مہ لقا ارچی

(۷) زِہے دیدار آں دلدار بس معراج سالک را
زیارت اُوست حج اکبر کُند بَر اوج عاشق را
مثل پرواں بسر قربان۔ مبارک مہ لقا ارچی

(۸) بہ پیشِ از عطائے تو مرا کشکول دَر دستم
بسر تو تاج سلطانی منم محتاج تو ہستم
کشادہ کردہ ام دامانِ۔ مبارک مہ لقا ارچی

(۹) توئی تختِ نشین برتر منم خاکِ نشیں احقر
سخی سرور منم کمتر اما السَّائِل فلاتنہر
عنایت تست بے پایان۔ مبارک مہ لقا ارچی

(۱۰) توئی فیّاض نورانی منم بے سرو سامانی
حسین داری تو لاثانی شہنشاہِ خُراسانی
نہایت نامور نازان۔ مبارک مہ لقا ارچی

(۱۱) زخس کمتر لبسے بلکل ز نظر تُست شد اجمل
رُجا دارم بذاتِ تو کمالِ خود کُنی اکمل
مرا تو کعبۂ عرفان۔ مبارک مہ لقا ارچی

مرا رہبر سخی سرور

زِہے قسمت مرا مرشد مبارک مہ لقا منور
شہِ خوبان مہِ تابان مجدّد اُو عصر حاضر

(۱) حسین صورت و خوش سیرت کہ ذاتش اوست باحشمت
کند مسرور ہم معمور دلہا بانظر انور

(۲) تبسّم تو بسم کردہ۔ دلم بُردہ و خوش کردہ
بسا احسان فرمودی زہے اے دلربا دلبر

(۳) بصد صد جان شوم قرباں نوازش کرد بے پایاں
کُند از خاک تا افلاک یکدم رہنما رہبر

(۴) چشم نرگش کماں اَبرُو کند عاشق فدا صد جان
توجّہ باتبسّم چوں کُند آں جانِ مَن مہتر

(۵) دہد پُرجام صبح و شام شود باکام ہر عاشق
بگیرند عام ایں انعام مرشد خوش لقا خوشتر

(۶) زہے مہتاب عالمتاب ز نورش شُد دہر روشن
شکر ایں نعمتِ عظمٰی بآسانی شدہ میسر

(۷) عجب محبوب من مرغوب تاج الاولیاء ارچی
منم کمتر زِصحبت اُو شدم بہتر لبے برتر

(۸) زِتو خیرات می خواہم بسا اُمیدہا دارم
مرا کشکول دَر دستم۔ امّا السَّائِل فلاتنہر

(۹) منم بس بے بضاعت درجماعت یک نظر خواہم
عدیم المثل محبوبی مرا رہبر سخی سرور

(۱۰) منم ادنیٰ غلام از غلامانت شہِ شاہان
بسا غمدل شدہ اجمؔل فتادہ پیش درسگدر

بیا اے دل ببیں کامل

بیا اے دل ببیں کامل ولی اللہ سخی سرور
مبارک میر مرشد ما مجدّد مہ لقا منور

(۱) زہے آخوندزادہ پیرِ ارچی شہ خُراسانی
عجب محبوب من مرغوب من مطلوب من مہتر

(۲) خُراسانی است لاثانی نہ مثلش ہیچ در دوران
زہے مہتاب عالمتاب یکتائے زماں گوہر

(۳) سخی سلطان کرد احسان بے پایان عالیشان
شدم مدہوش ہم پُرجوش از نوری نظر ننگور

(۴) مہِ تابان شہِ خوبان کُند درمانُ دلہا را
چہ گویم پیر ارچی ہست راحم رہنما رہبر

(۵) سخی سرکار در دربار گوہر بار با انوار
دہد پُرجام صبح و شام گیرند عام محفل در

(۶) منم مشتاق دل بیتاب چشم پُر آب چوں آیم
باوجِ لامکانی مے رساند با نظر انور

(۷) شوم مسرور دل پُر نور ہم معمور سینہ شد
تبسّم چوں کند از ناز آں نازک بدن بہتر

(۸) دلم بردہ غمم دادہ و غمخواری ہے کردہ
کرد از خاک تا افلاک ارچی دلربا دلبر

(۹) غلامِ از غلامانِ مبارک پیر چوں گشتم
کہ کمتر بیقدر بودم شُدم حالاً سعید اختر

(۱۰) گدا اجملؔ فدا بلکل شدہ ہم مست لایعقل
چہ خوش باشد نوازیدہ شود سگدر ہمیں کمتر

مرا مرشد عجب ارچی

نوازش ہم عنایت تُست بے پایاں شہِ خوبان
زہے فیاض عالم تو زِ تو جاری بحر عرفان

(۱) زِ زلفِ تو صبا آید دہد خوشبوءِ عالم را
بباغِ حسن گل خنداں توئی رنگین زینت جان

(۲) مثالِ تو نمیِ دانم دریں عالم دُرِّ یکتا
امام الاولیاء عالی بسے بہتر سخی سلطان

(۳) مجدّد ماہِ دورانی ولایت تُست لاثانی
ہمہ دستِ نگر تویند توئی سلطان شہِ خوبان

(۴) نظر بَر من مبارک کُن فلیسَ مِنْ وَرَائِكَ لِی
رُجا دارم فتادم دست در دامان کُنی شاداں

(۵) خزینہ فیض می داری منم مسکین ز ناداری
مکُن دُورم کہ مَن ہستم بسے نابود ہم نادان

(۶) صدر دربار گوہر بار بہ بہشت ما ہمہ عاشق
تو شمعِ نور گردِ تو ہمہ پروان دل سوزان

(۷) توئی برتر منم سگدر بہ چشمِ تر تُرا بینم
مرا دِہ جام اے جانم شوم سرمست ہم شادان

(۸) توئی فیّاض عالم فیض تو اطراف عالم در
رُبع مسکوں منور شد بسے تاباں مہ دوراں

(۹) مرا محبوب تو جانی شہنشاہِ خراسانی
کہ کاسہ لیس من تویم ز دستِ خویش کُن سیراں

(۱۰) ثنائے توچساں گویم کہ من یک کم عقل عاجز
بہ تنہائی مرا ایں ورد صبح و شام مونس جاں

(۱۱) ذکر تو تازگی آرد تصور تو دہد عرفان
عشاق اندر وجد مستاں گہے افتاں گہے خیزاں

(۱۲) تُرا محبوب می خوانم و رہبر رہنما دانم
توئی مرغوب اے ارچی توئی مطلوب اے جاناں

(۱۳) منّور صاف چہرہ تو مثل ماہِ بدر کامل
چشم نرگس مثل نوری لبانت لعل گل مرجان

(۱۴) منم سگدر مران از در درِ دیگر نمی دانم
توئی مہتاب عالمتاب منم بے تاب کُن تاباں

(۱۵) سراپا نور اے ارچی تُرا دیدن حجّ اکبر
مماثل تو نمی بینم توئی سرتاج شہزوراں

(۱۶) شباں روزی تصوّر تو بہ دل دارم اے دلدارم
کہ لاچارم کُنی چارم توئی ہر درد را درماں

(۱۷) تُرا ہستند غلام اکثر مرا توئی یکے دلبر
میندازاز نظر سرور دلم سوزد ہمیں ارماں

(۱۸) خسیسِ خس یکے بودم مرا بر اوج تو کردی
جزاک اللہ فدا باشم بصد صد جان این احسان

(۱۹) بسر تو تاج شاہانہ منم مستان دیوانہ
زتو خیرات می خواہم کشادہ داستم دامان

(۲۰) زباں گوید ثنائے تو دلم خواہد رضائے تو
بدامن مَن عطائے تو مرا بہتر ہمیں سامان

(۲۱) نگاہِ ناز برداری ہُما را ہم شکار آری
بسر تو تاج سلطانی توئی سردار سرداراں

(۲۲) چہ خوش قسمت زِہے اجملؔ مرا مرشد عجب ارچی
منم سیفی بریں نسبت شدم مسرور ہم نازاں

مَرا محبوب تو اعظم

مرا محبوب تو اعظم توئی مطلوب مَن جانم
منم مغلوب درحالم توئی مرغوب اے شاہم

(۱) منم بے زرخریدہ تو دلم در غم دریدہ تو
تصوّر تو مرا در فؤاد قلبی دلربا دائم

(۲) مرادلبر توئی رہبر زِہے انور سخی سرور
مراکشکول در دستم زِتو خیرات می خواہم

(۳) بشمعِ حُسن تو دانا شدند در درد دیوانا
منم مستان سرگردان بگردِ تو چوں پروانم

(۴) توئی مہتاب عالمتاب منم بے تاب در عشقت
بتابِ تو شدم تابان جزاک اللہ اے اکرم

(۵) تُرا خواہم چنین خواہم کہ دیگر در نظر نہ آید
توئی بہتر منم بدتر بذیرِ سایہءِ تویم

(۶) میسّر شُد صراطِ مستقیم از تو زہے رہبر
بصد صد بار اے دلدار بقدمانت فدا باشم

(۷) زیارت تست اے دلبر برائے ماحِج اکبر
پیاپے ایں دُعا خواہم اِلٰہی می کنم دائم

(۸) شدم مدہوش زجامِ توکہ نوشیدم زنظرِ تو
سلامت باد ایں خیرات پیہم پادشہ گیرم

(۹) توئی تختِ نشین برترمنم خاکِ نشین احقر
بدستِ از عطائے تو نظر شب روز می دارم

(۱۰) بسے دادی بسے خواہم بسا سائل بمانند من
عطائے تو اُتم اعظم رسد اینجانے حاتم

(۱۱) صرف سہراب را رستم بزیرِ خود کہ آوردہ
زِتیر مژگان بسمل بہ پیش تو بسے رستم

(۱۲) سخی سرتاج من محتاج توئی مخدوم من خادم
گداہستم عطاخواہم کہ دامن پیش گستردم

(۱۳) شکر کردم کہ من سیفی بریں نسبت بسے نازم
بحمداللہ زِہے قسمت غلامِ سیف رحمانم

(۱۴) رُخِ انور تو صاحب تاج صد معراجِ شُد مارا
زہے اجملؔ تُرا حاصل حسیں انعام از مُنعم

جمال اللہ اے انور

جمالِ تُست مظہر مِن جمال اللہ اے انور
کہ ذاتِ تُست اظہر از مہر ہم ماہ از اختر

(۱) برق بجلی کُند تجلی تبسّم چوں می فرمائی
اے صاحب تاج شد معراج مارا چوں تو بَرآئی
زیارت تو شہِ خوبان برائے ما حجِ اکبر

(۲) زھے آخوند زادہ جان جاناں نورِ دل مارا
زِعشقِ تُست اے ارچی شدہ معمور دل مارا
بسر تو تاج شاہانی توئی ماہِ منّور تر

(۳) زِ نظر تو جہاں آرا شہنشاہِ خُراسانی
کزو روشن ہمہ طبقات ہم درجات روحانی
مقامِ تو عُلواعلٰی حضور اندر تُو صاحب سِر

(۴) تکلّم چوں می فرمائی دہن گہہ غنچہ گلہائی
زنورِ شد جہاں روشن کُنی تجلات چوں شاہی
سخاوت تو مثل بحر زُخار اے رہنما رہبر

(۵) ھُما طائر تو لاحوتی وراء ازفہم انسانی
زہے میموں لقا مہتر زِلب تو آبِ حیوانی
نزاکت ناز پرور تو طراوت دل جگر دلبر

(۶) اے اعلیٰ ذات از تجلات کُنی آفاقہا روشن
زطلعت تو مہِ تاباں بہار آمد اندر گلشن
توئی جانِ جہاں جانم زہے مہتاب اے منور

(۷) فیاضی تو فیاض عالم بہر جا ہست درعالم
خدائی نعمتِ عظمٰی وَ تو انعام برعالم
زنظر تُست روحانی جہاں آباد بحر و بر

(۸) سخی سرکار ایں بے کار را باکار تو کردی
دلم دلدار از اسرار پُرانوار تو کردی
توئی برتر منم کمتر توئی سرور منم سگ در

(۹) منم محتاج تو سرتاج بدستِ تو عطا ارچی
مراکشکول در دستم توئی صاحب سخا ارچی
بہ بینم بر بہ چشمِ تر امَّا السَّائِل فلاتنہر

(۱۰) منم در پیش کاسہ لیس تواَم اے سخی سلطانی
نوازش ناز پرور کردہٗ بے حد بسے احسان
شدہ مجروح دل اجملؔ ز تیر مژگان مہتر

فیض تو چوں سائبان

اے خراماں آمدن تو مرحبا معراج ما
از قدم تو در گلستان آمده بادصبا

(۱) غمزۂ تو غمزده دل را کند باغ و بہار
گل حُسن گلفام ارچی گلبدن اے گل عذار
ذات تو تجلات دارد شد ازو روشن فضا

(۲) صاف سالم از تو عالم اے معظّم ماه رو
یوسفِ ثانی اے جانی پُرکشش تو ہوبہو
شاہِ خوبان ماه رَویاں پیش تو مثلِ گدا

(۳) از فہم بالا و اعلیٰ ذات تو اے ذُوالکرم
درثنائے توچہ گویم ذرّہ ہستم کم فہم
توئی در اقصیٰ ئے اعلیٰ بے مثل یکتا عُلیٰ

(۴) تو سراج الاولیا ہم توئی مصباحُ الظّلم
از تو منور این دہر زیرو زبر مثلِ ارم
پیش تو دستِ نگر ہم اولیاء و اصفیا

(۵) نازِ پرور ناز داری بیمثل نازک بدن
از تجلّیٔ مُنجلی دلہا کُنی شاہِ زمن
ناز بے انداز تو دمساز مارا دلربا

(۶) لَیْسَ مِثْلُکَ درجہاں نورِعیاں ماہِ مبین
برخلائق تحفہء از رحمۃ اللّٰعٰلَمِین
عشق عربی خوب داری خوبتر اے خوش لقا

(۷) عاشقاں در دام تو اندر قفس طائر مثل
می کُنی محفوظ اے محبوب مارا از خلل
برشما نظرِ عنایت خاص دارد مصطفےٰ ﷺ

(۸) من سوالی دست خالی ہم گدا گر بے ثمر
کلُبُہُمَ بس باسطٌ درپیش تو دستِ نگر
اَنْتَ فِیْ فُؤَاد قَلبِیْ لَیْسَ غیرُك دلربا

(۹) چہرۂ زیبائے تو رونق برائے ایں جہاں
زُلف تو عنبر فشاں خوشبوئے زاں در گلستان
مست گشتند عاشقاں از نُور تو نُورالھُدیٰ

(۱۰) اے مجّد دبر جہاں بس فیض تو چوں سائبان
ے رسانی جابجا تو از کرم اے مہربان
ایں کُنی تقسیم ہردم ذُوالعطا صبح و مسا

(۱۱) پیش درسگ در ایں اجملؔ عاجزانہ عرضدار
باتبسّم کن نظر تا در دلم آید نخار
لَیْسَ لِیْ غُیْرُكَ مِنَ اَلْمَاوِیْ وَلاَ مَلْجَا شہا

چسان گویم ثنائے آن شہِ خوبان

چساں گویم ثنائے آں شہ خوباں بیان اندر
کہ طاقت نیست ہیچ مران ایں عاجز زبان اندر

(۱) رُخش روشن بدر مانند زِنورش پُرضیا عالم
تبسّم چوں می فرماید بہار آید خزاں اندر

(۲) عدیم المثل محبوبی باوصافِ گرامی خود
نہ مثلش دید ہرگز کس سکندر ہم زمان اندر

(۳) زِتیر دیدہائے خود کُند پُرچاق سینہ را
نشانہ تیز تر دارد حسیں اَبرو کمان اندر

(۴) زہے ذاتش اُتم عالی وراء از فہم انسانی
نزاکت ناز از نوری نیارد کس گمان اندر

(۵) بہر سُو چوں نظر آرد لبے شیراں شکار آرد
کہ ہر دل دلربا گیرد بحسنِ خود نشان اندر

(۶) حسیں چہرہ تبسّم دار گرویدہ کُند دل را
تعالی اللہ نہ دیدہ شد چنین گل گلستان اندر

(۷) خراماں خوشنما آید بگیرد تازگی عالم
نظر از ناز بردارد نخار آید جہان اندر

(۸) نمی خواہم زقیدِ زلف اُو ہرگز رہائی من
کہ الفت اوست اجملؔ را سراسر جسم جان اندر

اِنّی اَنظر بچشمِ تر

بعشقِ تُست دل معمور کن مسرور اے جانان
اِنّی اَنظر بچشم تر سخاوت تست بے پایان

(۱) ببیں ایں حال خستہ را دلم افسردہ دلدارا
جگر از درد دوپارہ وسیلہ ہست تو مارا
توئی جانِ مسیحا کُن مسیحائی سخی سلطان

(۲) منم در پیش تو دلبر بحالِ خویش خاکستر
بحالاتِ دہر گشتم شدم مغلوب ہم مضطر
نظر کن تا شوم خوشتر بسے بہتر شوم شادان

(۳) رحم کُن حال زارم را، سراپا سیّہ کارم را
بسا امیدہا دارم کُنی چارہ بے چارم را
چہ خوش باشد اگر شاہا کُنی درماند را درمان

(۴) بسے بے حال حیرانم چساں گویم پریشانم
منم مغموم دل دارم زِکردہ خود پشیمانم
شوم مسرور چوں بینم لبانت لعل چوں مرجان

(۵) اگر از خدمتِ دورم بدل شرمندگی دارم
تصور تست در قلبی کنم دائم ایں دیدارم
زیارت تُست صد معراج صاحب تاج مشتاقان

(۶) بہ حسن تو شدہ مستم بذاتِ تو فنا گشتم
بزیرِ خاکپایت اے مبارک مثل خَس ہستم
ذرہ بے تاب را کردی ز تابِ خویش باتابان

(۷) منم خاکِ نشین احقر توئی عرشِ نشیں برتر
منم مسکین نادارم ترا گنجینۂ گوہر
رُجا دارم زِتو خواہم عطائے تُست چوں شاہان .

(۸) منم کمتر بسے بدتر شکستہ حال ہم ابتر
مگر اجملؔ مرا در دست دامن دلربا دلبر
مراچوں نسبتِ سیفی ازیں نسبت بسے نازان

حجِّ اکبر صد ہزار

از زیارت تُست حاصل حجِّ اکبر صد ہزار
خواستم تا می کنم من این زیارت بار بار

(۱) چوں بیائی شاہ عالی از برائے جانِ من
کہکشاں در راہِ تو دارد نظر شاہِ زمن
شد بناۃ النعش پیشت چوں چراغِ نوردار

(۲) بلبل اندر باغ حیراں از نگاہِ ناز تو
مست آہو در بیاباں از نگاہِ ناز تو
نیم بسمل عاشقاں درپیش تو پروانہ وار

(۳) در دست تو ہادی ہمیشہ جام مینا کوثری
می دہی صبح و مسا سرور سخا از سروری
سینہ ہا پُرجوش مستاں از نظر تو نازدار

(۴) نیم خوابی چشم داری زخم آری بر جگر
دید تو دلبر کند مجروح عاشق بے خبر
تیر ترکش حسن داری می کُنی شائق شکار

(۵) ناز تو نازک بدن معراج مشتاقاں عجیب
می کند حاصل حبیبا بے شبہ این بانصیب
گل بدن گل جان جاناں گل بہار اے گلعذار

(۶) درچمن دربار عالی غنچہ دل خنداں شوند
گاہ افتاں گاہ خیزاں بے خبر مستان شوند
از قدم تو مہرباں محفل شود باغ و بہار

(۷) سروِ قامت تُست زیبا در نمایش بے مثل
تازگی از تاب تو گیرد زہے بر شاخ گل
از تبسّم تو گُل اندر گلستاں شد شرمسار

(۸) چہرۂ زیبائے داری کَالقمر بہتر بدر
نور تو آخوندزاہ کرد روشن این دہر
زندہ شد روحانیت از ذات تو آمد نخار

(۹) درجہاں خوشبوءِ عنبر از کُجا آمد ہمیں
گفت ہاتف ہست مہکار از مبارک مہ جبیں
زلف داری عنبریں گیسوئے مشکیں مشکبار

(۱۰) اے حبیبا این نوشتم منقبت در نیم شب
از تصور تست ایں دل پُر مسّرت باعجب
ازجدائی تست اجملؔ دلفگار و بے قرار

شبے جائیکہ من بودم

مبارک مہ لقا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم
کہ محفل پُرضیا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱) بہ مجلس درمیاں دلبر بگردش عاشقاں اکثر
کہ منظر خوش لقا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲) فروزاں شمع نورانی شہنشاہِ خُراسانی
کہ صد پروانہا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۳) صباحت دار محبوبی ملاحت ماہ مرغوبی
شہنشاہِ عُلا دیدم شبے۔ جائیکہ من بودم

(۴) شہِ خوباں مہِ تاباں ازو جاری بحر عرفان
زِہے نورالھُدیٰ دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۵) نظر از ناز بردارد شہِ شیراں شکار آرد
کہ ابرو چوں کماں دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۶) زِہے دربار آن دلبر سراسر خوبتر منظر
عجب عالی عطا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۷) تجلّی طور می دارد تبسّم چوں بلب آرد
حضورِ حق نما دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۸) نگارِ ناز پروردہ بہ غمزہ دل لبسے بُردہ
عجب نازو ادا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۹) بزلفِ بند صد صفدر لبسے داناؤ دانشور
حسن ہوشِ رُبا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۰) مؤدّب ماہ رویاں را بہ پیشش خوبرویاں را
صفِ بستہ صفا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۱) قلوب العارفاں سالم زِ نورش پُرضیا عالم
حبیبِ کبریا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۲) صدر اندر بدر بہتر نشستہ آن سخی سرور
بگردش صد گدا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۳) ز چہرہ ش ماہ بَر آید بسر اُوتاج می تابد
چشم نرگس نما دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۴) رُخش زیبا گلابی گل دہن دُرجِ دُرر بلکل
کہ ذاتش پُرجِلا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۵) دہد درسِ شریعت را طریقت ہم حقیقت را
کہ عاشق مصطفیٰ ﷺ دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۶) ہُماں دربار شعشانی درو سرکار نورانی
امام الاولیا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۷) منم آن بے قدر سگ در۔ فتادم پیش در دلبر
نوازش بارہا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۸) مجدّد میر دورانی دُرا انداز شاہانی
ہمیں معراج سا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۱۹) فنا سازد بقا دارد۔ کہ سالک بر عُلا آرد
کہ تاج الاصفیا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۰) زِرُخ چوں بر نقاب آرد۔ کہ تجلی تیز تاب آرد
عُشاقاں زیر پا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۱) بدستش آب حیوانی دہد پُر جام آں جانی
زِہے صاحب سخا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۲) عجب انداز شاہانہ کند بے تاب مستانہ
ادایش جان فزا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۳) بہر صورت تجمل بود سراسر نور محفل بود
نظارہ پُرضیا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۴) یکے محبوب مہتابی۔ گرد عشاق بے تابی
مثل مہ برسما دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۵) شمع شاہِ شبستان را گرد پروانہ مستاں را
بہ مستی جاں فدا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۶) لبانش لعل چوں مرجاں شوند قرباں بسے مستان
چوں وانحر در منیٰ دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۷) ادائے آں جنابِ مَن کُند روحِ رواں روشن
بدر لعل دُجیٰ دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۸) سَرو باغِ ارم بہتر بقامت خوشنما خوشتر
عقل حیرت زدہ دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۲۹) نہ یک من بل ہزاراں رابہ رُخ جاری قطاراں را
فغاں آہ و بُکا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۳۰) چشم دارند عرضداراں نہادہ دل سرِ دستان
عطاے انتہا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۳۱) زِنورِ خویش عالم را منور ساخت تہ بالا
ہُمایوں جاں ہُما دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۳۲) مریض آیند شفا یابند مثل ماہِ مبیں تابند
مسیحا شہ شفا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۳۳) مبارک میر محفل بود بہ رُویش دید اجملؔ بود
عجب اسرارہا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

(۳۴) چہ خوش خُسرؔو غزل گفتہ منم ہم ایں دُرر سُفتہ
ہُما دیدہ عطا دیدم۔ شبے جائیکہ من بودم

منقبت در شان

مرسدی و مولائی حضور حضرت اعلیٰ درجت قبلہ وکعبہ من
حضرت مفتی احمد سعید المعروف یار جان السیفی صاحب مبارک

زہے آمد سخی سلطان مبارک یار جان صاحب
مہِ تاباں شہِ خوبان مبارک یار جان صاحب

(ا) پسر لختِ جگر نور البصر ایں سیف الرحمٰن ست
قطب اقطاب در دوران مبارک یار جان صاحب

(۲) زِ تشریفش منّور شد ہمیں خطہ معنبر شد
ابر نیساں کند باراں مبارک یار جان صاحب

(۳) گلے آمد ز گلشن سیف الرحمٰن دلربا دلبر
زِ حُسنش مہک دَر بُستاں مبارک یار جان صاحب

(۴) فیوضاتِ پدر اندر پسر بلکل نظر آیند
کہ نُورِ آں کند تاباں مبارک یار جان صاحب

(۵) بہ ارچی نسبتِ حسبی و نسبی تام می دارد
حسیں مہمان عالیشان مبارک یار جان صاحب

(۶) بدستش دست آخر داشتہ آں پیر ارچی ما
نوازیدہ شہِ دوراں مبارک یار جان صاحب

(۷) زیارت دلربا دلبر، برائے ما حج اکبر
کند شاداں بما مستاں مبارک ، یار جان صاحب

(۸) زِ جامِ فیض ہا ارچی، دہد ایں نوش نورانی
کند در عشق سرگرواں مبارک یار جان صاحب

(۹) علاقہ ایں شدہ روشن، زِ نُورِ از ولایت اُو
شدہ اطراف کل شعشاں مبارک یار جان صاحب

(۱۰) خدا یا تا قیامت شاد با شد گلشنِ ارچی
نظارہ ایں بہارِ آں مبارک یار جان صاحب

(۱۱) دلم خستہ زِ مھجوری مبارک مَہ لقا ارچی
کُنی ایں درد را درماں مبارک یار جان صاحب

(۱۲) زِ نظرِ خاص مرشد من نوازیدہ مَرا ارچی
زِ تو ہم آں رُجا دارم مبارک یار جان صاحب

(۱۳) زِ دستِ تو عطا خواہم، بقد مانت فدا باشم
بصد صد جاں شوم قرباں مبارک یار جان صاحب

(۱۴) اسم جا چشمۂ انوار سیفیہ داشت ارچی ما
سعید آواں بایں ایواں مبارک یار جان صاحب

(۱۵) شکر کردم منم سیفی غلامِ سیف رحمانم
دہد پُر جام ایں جاناں مبارک یار جان صاحب

(۱۶) تمنائے رضا دارم، نظرِ دست سخا دارم
ہمایوں جاں کنی احسان مبارک یار جان صاحب

(۱۷) مکن محروم اجملؔ را، منم دیرینہ آں سگدر
فتادم دست در داماں مبارک یار جان صاحب

منقبت در شان صاحبزادگان امام خُراسان

(بر آمد آستانہ عالیہ چشمۂ انوار سیفیہ)

مرحبا تشریف فرما۔ فرزندانِ پیرما
صد شکر عالی عطا۔ ایں شد میسّر از خدا

(۱) حضرت مولانا مہتر، آں حمیداللہ جان
بے شبہ عالم محقّق، ہم ولی اُو باصفا

(۲) آں مُدرّس ظاہراً ہم باطنًا دارد مقام
چہرۂ او مظہر نورِ خدا ہم بے شبہ

(۳) دوئیم آں یار صاحب جاں جانانِ حبیب
خِیارکم اذا رؤھم ذکر اللہ بس نُورَ الھُدیٰ

(۴) تاب دارد چہرۂ اُو کَاالقمر بہتر بدر
یادمی آید خدا از دیدنِ ایں دلربا

(۵) ایں ہمہ گُلہائے گلشن شجرۂ طیبہ تمام
آں امامِ سیفیاں حضرت مبارک مہ لقا

(۶) چہ کنم تعریف ہم توصیف آں محبوب مَن
کاں مجدّد ماہِ دوراں سیف الرحمٰن رہنما

(۷) سیفیاں را صد مبارک کیں چُنیں آنزا شہا
نعمت عظمیٰ از خدا انعام ایں از مصطفیٰ

(۸) صَد شکر من سیفیم نازم بریں نسبت بسے
بر درِ درگاہ سیفی ہست اجملؔ یک گدا

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ سیفیہ

(منظوم فارسی)

(۱) یاالٰہی کُن کرم بر حال ما اے مہربان — از طفیلے مصطفیٰ صاحب لِوا خیر الوریٰ

(۲) بو بکر، سلمان، قاسم جعفر و هم بایزید — بُوالحسن هم بُو علی کُن قلب روشن پُر ضیا

(۳) یوسف و شہ غجدوانی عارف و محمود میر — از عزیزانِ علی بابا سماسی کُن عطا

(۴) شہ کُلال و نقشبندی البخاری وز عطا — حضرتِ یعقوب چرخی کُن منوّر سینہ را

(۵) وَز عُبید اللہ زاھد دلربا درویش پیر — امکنگی باقی باللہ تودِہ نجات از ہر بلا

(۶) حضرتِ فاروقی احمد سرہندی معصوم میر — صبغۃ اللہ صاف اسمٰعیل عالی پارسا

(۷) حضرتِ معصوم ثانی شہ غلام محمد منیر — وز صفی اللہ حاجی کُن مکمل باصفا

(۸) شاہ محمد ضیاءُ الحق ہم شہ ضیا صاحب ضیا — شاہ شمس الحق حقیقی پیر ہادی پارسا

(۹) وز طفیلے طالقانی تابدار آں شاہ رسول — حضرتِ مولانا ہاشم میر مرشد بے ریا

(۱۰) حضرتِ آخوندزادہ سیف الرحمٰن پیر ما — یا خدا منظور کُن ایں عاجزانہ التجا

(۱۱) از تو خواھم ایں دعا ہر دم الٰہَ العٰلمین — شہ مبارک مہ لقا را کُن عطا کامل شفا

(۱۲) ہر چہ خواھم از تو خواھم دہ پناھم پادشہ — از طفیلے پیر ارچی ھست مارا رہنما

(۱۳) در دو عالم سرخرو کُن یاالٰہِ العالمین — از محابے پیر کامل ھم مکمل مہ لقا

(۱۴) کاں مجدّد دورِ حاضر زندہ کردہ ہر سنت — نعمتِ عُظمیٰ مبارک بر خلائق از خدا

(۱۵) محوِ بدعت زندہ سنت ہست ایں دستور اُو نائب و ہم عاشقِ بر مصطفٰی صادق صفا

(۱۶) رُخ منوّر کالقمر بہتر بدر مہتاب من ہر کہ بیند مست عاشق می شود آں بر ملا

(۱۷) از تبسّم عاشقاں را میکند یکدم شکار ناز پرور نازنین نازک بدن شاہِ عُلا

(۱۸) نُور اُو کردہ منوّر کائنات و شش جہات فیض اُو اندر جہاں جاری و ساری جا بجا

(۱۹) نام نامی سیف الرحمٰن پُر کشش جاذب عجیب با مسمّٰی اسم عالی دُرِّ یکتا دلربا

(۲۰) حق نگر نُور البصر قُرۃ النّظر عالیجناب ہست اجملؔ مست بلکل بر حُسن آں حق نما

(۲۱) حکم کردہ پیر ارچی تا نوشتم در نظم نقشبندیہ ہاشمیہ سیفیہ ایں سلسلہ

(۲۲) ہرچہ خواہم تو می دانی من چہ گویم پیش تو کُن اجابہ باتصدّق ایں جمیع الاولیاء

سلسلہ عالیہ چشتیہ سیفیہ

(منظوم فارسی)

(۱) خداوندا منم بندہ کُنم از تو دعا داور محابے مصطفیٰ منظور کُن ایں التجا پرور
(۲) واز حضرت علی المرتضیٰ حضرت حسن بصری فضل خواھم بہ عبدالواحدِ دویم فضیل انور
(۳) بابراھیم ادھم وز حذیفہ ھم ھبیرہ شہ واز ممشاد دینوری شریف الدین آں دلبر
(۴) برائے احمدِ ابدال چشتی بُو محمدؐ ماہ بھضرت ناصر الدیں خواجہ بُویوسف بسے بہتر
(۵) بخواجہ قطب الدیں مودود چشتی الحسینی شاہ بہ نیر الدّین زندانی شریف عالی بلند برتر
(۶) برائے حضرتِ عثمان ھارونی مُعین الدّین بھضرت قطب الدیں کاکی فرید الدّین گنج شکر
(۷) ھمی خواھم زِتو پرور سراپا صاف کُن سالم محابی از علی احمد کلیری صاف آں صابر
(۸) بھضرت شمس الدیں پانی پتی محمود عثمانی بہ عبدالحق وھم عارف عرف مخدوم عارف تر
(۹) شہِ عبدالقدوس عالی ورکن الدین گنگوہی و از عبدالاحد امام ربانی سخی سرور
(۱۰) محابے سیّدِ آدم و از سیّد کہ عبداللہ برائے شاہ منصوری کہ ماموں نام آں رہبر
(۱۱) بہ مولانا محمدؐ آں نعیم اعلیٰ بسے بالا محمد شاہ سدھومی سید عالی اُتم اطہر
(۱۲) محمدؐ آں صدیق عالی کہ شُہرت اوست بُونیری محمدؐ حافظِ عالی عجب آں دین را ناصر
(۱۳) محمدؐ آں شعیب عالی وہم عبدالغفور اعظم بہ نجم الدیں حمید اللہ ھادی آنکہ صاحب سِر
(۱۴) بہ حضرت طالقانی شاہ رسول عالی صفا سالم بہ مولانا محمد ہاشم آں مرشد عجب اطہر

(۱۵) محابے مرشدی آخوندزادہ آں مجدّد ماہ — مبارک سیف الرحمٰن درولایت بے شبہ برتر

(۱۶) مرا کشکول در دستم کز و خیرات می خواہم — دہد پُر جام صبح و شام عدیم المثل دہر اندر

(۱۷) حسیں چہرہ چنیں دارد کہ مظہر نور ربانی — شدہ مشہور آں پُر نُور در دوران آں اظہر

(۱۸) نظر از ناز بردارد شوند مستان بسے قرباں — گہے افتاں گہے خیزان بہ پیشش عاشقاں اکثر

(۱۹) وسیلہ اوست مارا درد و عالم صد شکر کردم — اگر بارِ گراں بر سر منم شادان ہم خوشتر

(۲۰) مرا منظور فرمودہ دلم مسرور ھم کردہ — بلاشک او سخی سرور بسے بہتر منم کمتر

(۲۱) منم بے زر خریدہ ام بہ عشقش دل دریدہ ام — تبسّم چوں می فرماید شود حاصل حجِ اکبر

(۲۲) محابے ایں ہمہ پیراں کُنی رب معاف تقصیران — منم انسان بانسیان بس کمزور ھم کہتر

(۲۳) خطا کارم بزہ گارم گنہگارم شر مسارم — مکُن مایوس اے مالک رُجا دارم بہ رحمت در

(۲۴) سراپا پُر خطا ہستم برابر رُو سیاہ کردم — سفیدم کُن زرحمت خویش رویم راشدہ اصفر

(۲۵) بہ پیشت می کُنم زاری زِ رحمت بخش کُن باری — ستارُ العیوبُ کُن بہتر مرا شد حال کل بدتر

(۲۶) مرا فطرت گنہگاری بہ رحمت تو رُجا دارم — کہ خود فرمودۂ لا تقنطُوا رحمت تُرا پرور

(۲۷) مرا ہر حال تو دانی مرادستور نادانی — فتادہ از بزہ گاری مرا بر روءِ خاکستر

(۲۸) دُعا و التجا زاری مرا منظور کُن باری — خدایا معاف کُن اجملؔ محابے پاک پیغمبر

سلسلہ عالیہ قادریہ سیفیہ

(منظوم فارسی)

(۱) یا خُدا منظور کُن ایں التجا بہرِ عطا ہم بحقِّ مصطفیٰ محبوب ما نورُ الھدیٰ

(۲) از طفیلے حضرتِ عالی علی والی وصی وَزْ حسن بصری کُنی منظور مولا التجا

(۳) از حبیب عجمی و از داوٗد طائی مہربان حضرتِ معروف کرخی وز سری سقطی صفا

(۴) دل منوّر صاف سالم کُن خداوندا سلیم از اَبُو القاسم جنید اعظم دلاور دلربا

(۵) بوبکر شبلی زہے عبدالعزیز عالی مقام شیخ عبدالواحد از آں بوالفرح صاحب سخا

(۶) بُوالحسن ھنکاروی حضرت مبارک بُوسعید شاہ عبدالقادر عالی پیر پیراں پیشوا

(۷) غوثِ اعظم بادشہ محبوب سبحانی منیر بے مثل آں پیشوا ہر اولیا را مقتدا

(۸) شاہ دُولہ شاہ منور شاہ عالم دہلوی شیخ احمد مہرباں حضرت جنید آں جان ما

(۹) بہر مولانا محمد صدیق حافظ ھشتنگری وز محمد شہ شعیب اعلیٰ و اولیٰ برملا

(۱۰) از طفیلے صاف سالم مولانا عبدالغفور کُن کُشادہ راہ رُوحانی دہی دل راشفا

(۱۱) از نجم الدّین ہم حضرت حمیداللہ جان شاہ رسول آں طالقانی حضرتِ ھاشم عُلا

(۱۲) مرشدی آخوندزادہ سیف الرحمٰن مہرباں نعمتِ عُظمیٰ و عالی بر خلائق از خُدا

(۱۳) ایں مجدّد دور حاضر اعلیٰ اولیٰ بیمثل نائب محبوب مدنی عاشقِ بر مصطفیٰ

(۱۴) از طفیلے پیرِ ارچی از تو خواہم خیر کل توئی کافی توئی شافی بردرت من بینوا

(۱۵) از تو خواہم ہر دعا از واسطے مرشد منیر حضرتِ آخوندزادہ کاں وسیلہ دوسرا
(۱۶) ہست مارا رھبرِ اعظم مبارک ماہتاب شُد منوّر از نظر اُو دہر گشتہ پر ضیا
(۱۷) شد نصیبم نسبتِ سیفی بریں نازم بسے پیرِ ارچی مہ لقا و پارسا ما پیشوا
(۱۸) در جہاں مثلش نمی دانم برابر بے مثل مظھرِ نورِ خدا او حق نگر ھم حق نما
(۱۹) یاخدا بس از تو خواہم قلب کُن سالم سلیم از طفیلے اولیاء مذکور اندر سلسلہ
(۲۰) ھست اجملؔ ایں گدا گر بر درش دائم مدام ہرچہ خواہم می دہدِ صاحب سخا صبح و مسا

سلسلۂ عالیہ سہروردیہ سیفیہ

(منظوم فارسی)

یاالٰہ العالمین منظور کُن ایں التجا
از طفیلے حضرتِ محبوب مدنی مصطفیٰ ﷺ

(۱) از محابے شاہ مرداں شیر یزدان مہر کُن
آں اسد اللہ غالب شہ علی المرتضیٰ

(۲) وز حسن بصری، حبیب عجمی عنایت کُن کریم
حضرت داؤد طائی دور دار از ہر بلا

(۳) حضرتِ معروف کرخی وزسری سقطی سلیم
وز جُنید آں ہست بغدادی بلاشک بادشاہ

(۴) حضرتِ ممشاد دینوری شہِ احمد عظیم
وز محمدؐ شیخ عالی آں عموتیہّ عُلا

(۵) از قطب الدّین سہروردی قلب کُن مارا سلیم
شاہ عبدالقاہر آن ہم سہروردی باصفا

(۶) از طفیلی شاہ شہاب الدین عُمر شافعی
شہ بہاؤالدین ذکریا کہ در ملتان جا

(۷) شاہ رُکن الدّین قرشی ہست فضل اللہ آن
سّید جلال الدّیں بخاری بوالکرم صاحب سخا

(۸) حضرتِ عبدالقدوس آں غزنوی ثم الگنگوہ
شیخ رُکن الدین گنگوہی اُتم صاحب صفا

(۹) شیخ عبدالاحد فاروقی اُتم عالی وقار
امام ربانی مجدّد الف ثانی ذُو العطا

(۱۰) سیّدِ آدم بنوری شاہ عبداللہ جان
حضرتِ مامون منصوری منوّر مَہ لقا

(۱۱) حضرتِ مولانا محمّد شہ نعیم آں کاموی
ہَم محمّد شہ حُسینی کاں سدھومی بے ریا

(۱۲) حافظِ محمد صدیق کاں نسبتِ بونیر اُو
شہ محمّد حافظِ ھشتگری محبِ خُدا

(۱۳) از محمد شہ شعیب آں تورڈھیری نسبتش
حضرت عبدالغفور آں راست درسوات جا

(۱۴) حضرتِ آخوندزادہ آں نجم الدّین نام اُو
شہ حمیداللہ تگابی بے ریاء و باوفا

(۱۵) شاہ رسولِ طالقانی تابُ دارد تابدار
ہم محمّد ھاشم آں سمنگانی حضرت بابہا

(۱۶) مرشدم آخوندزادہ سیف الرحمٰن مہربان
ناقصم ھم کم فہم آں را چہ گویم من ثنا

(۱۷) آن مجدّد دوَرِ حاضر بے مثل ذاتش عجیب
آن امام الاولیاء ھم اصفیا ھم اتقیا

(۱۸) از نظر او شد و منوّر ایں دہر زیرو زبر
کاروانِ سیفیاں را میر مرشد پیشوا

(۱۹) از خداوند نعمتِ عظمیٰ مبارک مہ لقا
بے مثل ہم بے بدل آں عاشقِ بر مصطفیٰ

(۲۰) زندہ دارد ہر سنت ہم محو بدعت را کند
ایں نیابت را نشاں مرشد مبارک پیرما

(۲۱) روز و شب ایماں حقیقی را کُند تعلیم او
مہربان اندرجہاں کوشش کُند صبح و مسا

(۲۲) مثل امام ربانی ہست حالاً میرما
ہر ولی اللہ را کامل مبارک مقتدیٰ

(۲۳) صد شکر من سیفیم اجملؔ شدم نسبت ازیں
مہربان آخوندزادہ ہست مارا رہنما

(۲۴) از طفیلے سلسلہ ایں سہروردی مہر کن
یااللہ العالمین بس ہرچہ خواہم کُن عطا

سلسلۂ عالیہ سہروردیہ سیفیہ

(منظوم فارسی)

یا خدا کردم صدا۔ منظور کُن ایں التجا
از محابے مصطفیٰ صاحب لویٰ خیر الوریٰ

(۱) حال زارم درد دارم کُن بحالم با سُرور از محابی سیّد حضرت علی المرتضیٰ
(۲) نیم بسمل جان دارم جان با فرحان کُن از بہر بصری حسن حضرت حبیبِ ذوالعُلیٰ
(۳) سینہ را پُر نور اے ظلمات نفسی دُور کُن واسطے داؤد ہم معروف کرخی باصفا
(۴) عافیت تقویٰ و طاعت روح را ترقی بدہ از سری سقطی جنید اعظم بلند در مرتبہ
(۵) راہ راسخ باصفا دہ ہم صراطِ مستقیم از بہر ممشاد بُوالعباس احمد پارسا
(۶) دُور کُن ظلمات کل ناسوتیت از قلب من از محمد شیخ قطب الدین عمر صاحب سخا
(۷) در شریعت استقامت دہ عزیمت از طفیل بُو نجیب عالی شہاب الدّین امام الاصفیا
(۸) درد مندم مست مندم دور کُن کل دردہا از بہاؤالدین وَ رُکن الدین فخر الاولیاء
(۹) سینہ را پُر کیف کن ہم دل کُنی باغ و بہار از جلال الدین و اجمل شاہ کامل رہنما
(۱۰) از مصائب ہر طرح محفوظ کُن مولائے مَن از بہر سیّد بُڈھن درویش محمّد حق نما
(۱۱) خوف و خطرہ دین و دنیا دور کُن مسرور کن واسطے عبد القدوس عالی رُکن الدین باوفا
(۱۲) دادۂ چون راہ الفت کُن بریں رہ مستقیم از بہر عبد الاحد حضرت مجدّد مقتدا
(۱۳) از فیوض پیرَ من گردان مکمل مستفیض از بہر آدم بنوری حاجی عبداللہ شاہ

(۱۴) ظاہری ہم باطنی از مرض ہا ماموں کُن — از بہر ماموں ہم حضرت نعیم آں ذوالعطا

(۱۵) موت ہم سکرات کُن آساں بر من ذُوالمنن — از محمّد حافظِ صدیق صاحب بے ریا

(۱۶) از تو خواہم دہ پناہم در قبر اندر حشر — از بہر حافظ عمر حضرت شعیب آں مہ لقا

(۱۷) دین ہم ایمان سالم دار اے داور عزیز — از بہر عبدالغفور از نجم الدین آں پُر ضیا

(۱۸) دُور داری از دلم ہر غم وہم خوف و حراس — از حمیداللہ تگابی شُد رسولِ با رضا

(۱۹) عاقبت محمود گرداں عافیت اندر جہان — از بہر مولانا ھاشم نامور نور الہدیٰ

(۲۰) ہَر دُعا منظور کُن مسرور کُن دلِ حزین — از محابی سیف الرحمٰن ذوالعطا ظلِ ہُما

(۲۱) آں مجدّد دورِ حاضر دین را زو تازگی — مہ لقا صاحب سخا نُور الہدیٰ محبوب ما

(۲۲) یا الٰہی از تو خواہم-در دو عالم لطف تو — ہست اجمؔل پُر خطا عاجز گدا ہم بینوا

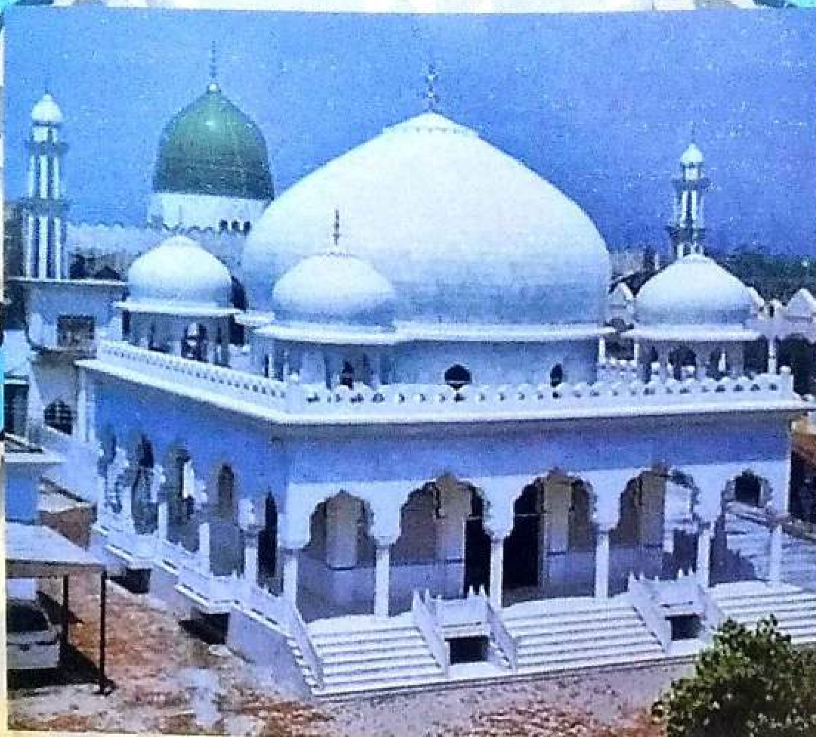
(۲۳) از محابی ایں ہمہ پیران عالی باوقار — عرضہائے ایں ہمہ منظور کُن اے داورا

فارسی ابیات

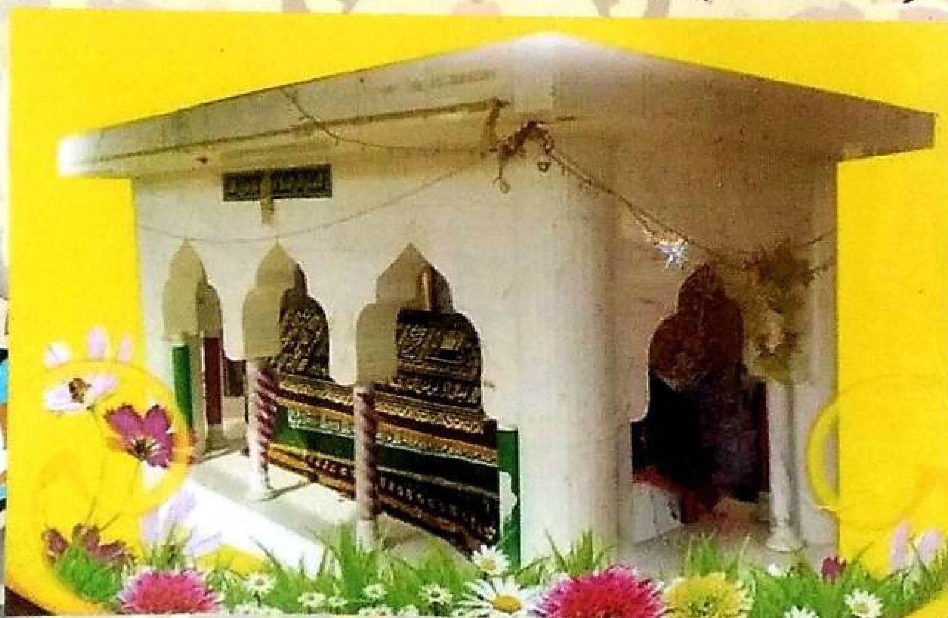
در شان امام خُراسان

حمد ہادی را سزد آ نست رب العالمین　　صد صلاۃ اللہ عالی بر شفیع المذنبین
شکر کردم اے خداوند پیر دادی اینچنیں　　ناز پرور گل بدن شاہِ جہان ماہِ جبین
از تبسّم او کند معراج دلہا دمبدم　　چہرۂ زیبائے روشن شُد حسن اینجا ختم
نُور اور روشن کُند کون و مکان و کائنات　　فیض او جاری شدہ زیر و زبر در شش جہات
ناز بے انداز دارد عاشقاں مدھوش مست　　در وجد آگاہ باشد سالک از رازِ الست
از توجہ صاف سازی سینہ ہا صاحب سخا　　نعمتِ عُظمیٰ تو ہستی بر خلائق از خدا
توئی رحمت بر جہاں آخوندزادہ اے امیر　　از عطا تو پُر مسرّت ہست ہر سالک فقیر
از نظر تو نامور حاصل شود آب حیات　　تاب تو بیتاب کردہ می دہی تاب حیات
زندگانی جاودانی می دہی از جام خویش　　پُر مسرّت می کُنی ہر عام از انعام خویش
بحر الطافِ تو جاری ہست ساری در جہاں　　از سخا صاحب سخا کردی عطا بر ہر جہاں
زیر سایۂ عاطفت تو اولیا ھستند ہمہ　　اصفیا ؤ اتقیا از فیض تو گیرند ہمہ
تو امام الاولیا ہم توئی تاج الاصفیا　　عارف از توفیض گیرند اے سراج الاتقیا
ہر ولی از فیض تو باشد بلاشک خوشہ چیں　　ایں عنایت بے نہایت می کُنی اے مہ جبیں
انت ہادی انت مہدی انت مولا متکا　　لیس لی غیرُک من المأویٰ ولا ملجا شہا

توئی امین معرفت مقرر تُرا کردہ خدا   تو حبیب کبریا ارچی تو عاشق مصطفیٰ
از فہم بالا مقامِ تست اعلیٰ الوریٰ   تا قیامت کس نہ فہمدا از مدارج تو شہا
توئی محبوبِ خدا محبوب ہستی مصطفیٰ   ایں مقام خاص حاصل شدترا اے دلربا
اے مجدد مہ لقا تو بے مثل ہستی شہا   از عطائے مصطفیٰ حاصل تُرا درجہ عُلا
ہست ایں ایمان اجمل بے مثل محبوب تو   اے شہنشاہِ خراسانی مرا مطلوب تو
کردۂ منظور ارچی تاشدم ممتاز من   ہیچ بودم بس شدم حالاً بہ سرا فراز من
خستہ حالم بود بلکل بے ثمر مفلس صفا   از نظر تو ایں جمال الدّین شد اجملؔ شہا
اے شہا تو ذوالعطا من پُرخطا زیرِ قدم   دلربا صاحب سخا تو می نوازی دمبدم



مرکز انوار و فیوضات سلسلہ عالیہ سیفیہ
مزار پُرانوار
مجددِ دوران قیوم الزمان امام خراسان
حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک نوراللہ مرقدہ



مزار پُرانوار
محبوب خلیفہ امامِ خُراسان پیر ارچی مبارک
صاحب ولایہ عُلیا
حضرت علامہ مولانا جمال الدین
المعروف "اجمل" صاحب رحمۃ اللہ علیہ